

شہزادگانِ حضرت کرامِ الہ کے خیر خواہ
فیض پاتے رہیں گے اور بدخواہ تباہ و برباد ہو جائیں گے

خصوصی خطاب

حافظ القاری میاں محمد ابو بکر شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف



دستار بندی خلافت و اجازت

پیر سید محمد میرام بخاری



آستانہ عالیہ حضرت کرامِ الہ شرقیہ کے تیسرے سجادہ نشین کی دستار بندی

پیر سید شہر یار بخاری



ماہنامہ
مَجَلَّہ
حَضْرَتِ کَرَمَانِ وَالَا

جلد: 24 رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ اپریل 2022ء شمارہ: 09

ساداتِ اولیاء کے کاموں میں بھاگ دوڑ کرنے پر
نبی پاک ﷺ شفاعت فرمائیں گے
خطاب علامہ پیر سید شمس الدین بخاری

آلِ رسول کی عزت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوگا
مرشد کی اولاد میں جھگڑا کروانے والا مردود ہوتا ہے

خطاب علامہ مفتی محمد اقبال چشتی

مرشد کی یادیں

اگر بابا جی سرکارؒ کی محبت کا دعویٰ ہے تو ذلیل کے طور پر
اُن کے شہزادوں کی محبت سینے میں سجاؤ
خطاب ڈاکٹر جمیل راٹھور



Monthly "Mujalla Hazrat Karmanwala"



شیخ ظہور احمد (اوکاڑا)

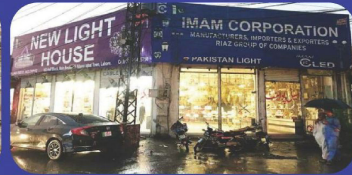
طالب دعا

درو شریف ہی اسم اعظم ہے
(فرمان حضرت کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ)

نیو لائٹ ہاؤس

NEW LIGHT HOUSE

Ph: 042-37808151, 042-37808152
Cell: 0300-9425750



IMAM CORPORATION

IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURER

Shop: 042-7639342
042-7670108
042-7670110

Fax: 042-5427409

Mob: 0300-4035426 محمد شہریار
0323-84358862 محمد علی یار

MUHAMMAD RIAZ

Chairman



ریاض گروپ آف کمپنی

امام کارپوریشن

☆ ایمپورٹر، اکسپورٹر اینڈ مینوفیکچرر ☆

ڈیلر اینڈ مینوفیکچرر: فینسی لائٹ، گیٹ لائٹ، گارڈن لائٹ، ٹیوب لائٹ، فانوس

183 Asif Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore

28-بی، شاہ عالم مارکیٹ نزد دفتر واپڈا مکہ الیکٹرک مارکیٹ، لاہور

فیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، گنج کرم
پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری
حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جانشین گنج کرم، شیخ المشائخ، بابا جی
سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

مخدوم المشائخ پیر سید مصصام علی شاہ بخاری
پیر سید محمد میرام بخاری

پیر سید شہر یار شاہ بخاری
سجاد نشین حضرت کرامؑ الا شریف

چیف ایڈیٹر

محمد سمیع اللہ نوری طیبی

ایڈیٹر

ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی

مینجر

محمد زبیر طیبی، منزل حسین طیبی

حضرت کرامؑ الا شریف کی روحانی، تبلیغی اور تربیتی
سرگرمیوں کا ترجمان رسالہ

ABC
CERTIFIED

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت

ماہنامہ

مَجَلَّہ

مَحْضُوتِ کَرَامَاتِ وَالِدِ شَرِیفِ

معاونین

محترم جناب حاجی عزیز اللہ طیبی، عرب شریف
محترم جناب پیر حاجی عبدالرشید طیبی، کراچی
محترم جناب شیخ محمد عاصم، لاہور
محترم جناب پیر احسان علی طیبی، فیصل آباد
محترم جناب چوہدری محمد وحید، لاہور
محترم جناب محمود اکبر گل، پتوکی
محترم جناب ظفر احمد بھلی طیبی، گوجرانوالا
محترم جناب شیخ ظہور احمد، اوکاڑہ
محترم جناب محمد کامل جوئیہ طیبی، بہاولنگر

ہدیہ فی شمارہ 50 روپے

سالانہ فیس (عام ڈاک) 600 روپے

ڈاک پتہ

”مجلہ“ حضرت کرامؑ والا“ جی۔ ٹی روڈ اوکاڑہ

معلومات یا شکایت کی صورت میں رابطہ

0321-4471746

info@tayyabi.com

محمد سمیع اللہ نوری پبلشرز نے آصف شکیل پرنٹرز ساہیوال روڈ اوکاڑہ سے چھپوا کر جاری کیا۔

نمائندگان سے ماہنامہ مجلہ حضرت کرمان والا حاصل کرنے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ساہیوال

محمد احسان الحق بٹنی، ہڑپہ سٹیشن 0345-7434432

امان اللہ شان بٹنی، چیچہ وطنی 0300-7247437

ضلع بہاولپور

ملک سجاد حسین، انارکلی بازار حاصل پور 0305-2100054

حاجی غلام مصطفیٰ نقشبندی، منڈی زمان 0346-8850659

چوہدری محمد سجاد بٹنی، خیر پور ٹائیووالی 0300-7850681

خانپوال

محمد جمیل بٹنی (میاں چنوں) 0300-4070256

طالب حسین بٹنی (خانپوال) 0302-7814809

لاہور

سیخ اللہ برکت بٹنی، کرمان والا بک شاپ 042-37249515

عارف والا، پاکپتن شریف

بیر سید عزیز اللہ شاہ صاحب چک 57 ای بی 0301-7258076

ماسٹر احمد حسین جویہ، چک 35 ای بی 0300-6948619

محمد نصر اللہ بٹنی، چک 39 ای بی 0340-0419139

محمد طارق سرور بٹنی، چک 52 بلوچاں والا، 0300-6941366

آصف علی بٹنی، جمی چوک، 0304-6555668

محمد احمد نمبر دار، چک 50/SP 0321-6538050

قاری محمد شریف صاحب 0302-4595732

راؤ محمد یونس بٹنی، چک شفیع 0304-8331497

اوکاڑہ، بصیر پور، دیپالپور

شیخ محمد لطف اللہ انجم نقشبندی، بصیر پور 0322-7022792

محمد اشرف وٹو بٹنی، بصیر پور 0345-4857822

حاجی محمد عاشق بٹنی، تحصیل امیردیاپور 0300-7954818

حافظ محمد عثمان بٹنی 0321-5302421

حاجی محمد انور 0308-1453872

گوجرانوالہ

رانا محمد عرفان بٹنی، کسیرہ بازار نزد دلال حوضری 0303-3177294

سندھ محمد نعیم بٹنی، ساگھر روڈ نواب شاہ، 0301-7298134

جھنگ چوہدری محمد فاقو کچر بٹنی 0333-6745118

راولپنڈی

شعبہ حسین بٹنی، ایئر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی 0300-5566095

فیصل آباد

ملک اشفاق احمد 0322-6233239

پیر عبدالغفار بٹنی 0301-3201484

محمد حسین چھتر صاحب 0321-6656956

ضلع قصور

حاجی شہزادہ محمد یونس بٹنی، بلیئر 46 چک 0300-0436175

محمد اسد علی بٹنی، مولا پور چوئیاں 0300-6546847

صوفی محمد یونس بٹنی، الہ آباد چوئیاں 0300-8045717

محمد رمضان قادری، اڈا حملہ، پٹوکی 0301-4892580

حاجی سحر سلیم بٹنی، حاجی محمد نعیم بٹنی 03004579616/03004575616

حاجی منیر احمد بٹنی، بلیئر چک 46، پٹوکی 0301-4767704

ڈاکٹر غلام حیدر، الہ آباد روڈ، چوئیاں، 0302-6544702

بہاولنگر

محمد افضل فیصل بٹنی، خادم آباد کالونی 0321-7007270

عبدالحمید غوری، ڈونگہ بونگہ 0306-4482397

غلام حلق بٹنی، ڈونگہ بونگہ 0342-7321624

حافظ شیر محمد بٹنی، ڈونگہ بونگہ 0306-6792786

بیر غلام محمد چوہان، چشتیاں شریف 0300-7540717

حافظ اعجاز اکرم بٹنی، ڈاسرا نوالا 0300-3590919

ماسٹر غلام مصطفیٰ، ہارون آباد، 0301-7685477

محمد کمال علی بٹنی، چک کمال پورہ، 0300-7580219

اعجاز احمد انجم ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹ 0300-9582038

محمد مظہر بٹنی، پنڈگٹی، ڈونگہ بونگہ 0301-7274918

میلسی، بورے والا، وہاڑی

محمد طاہر غمی 0300-6875903

عبدالکریم زاہد (خادم سرکھل میلاد ساہوکا) 0302-7994116

اعجاز حسین بٹنی، چک نمبر 259، پستی نمبر 3 0302-6588959

محمد ساجد بٹنی، چک نمبر 259، ساجد ٹاؤن 0303-7844696

محمد عمران بٹنی (منشی سبے والا)، 0302-7990561

حاجی محمد بشیر بٹنی، شاہد آٹو، چوگٹی نمبر 5، 0334-779632

شوکت علی نقشبندی منیاری والا، اڈا ماچھی وال 0304-1065690

محمد ذوالفقار بٹنی، گلہ منڈی 0307-4585243

گوجرہ ضلع ٹوبہ

محمد ذیشان افضل بٹنی، کوٹ عبدی خاں 0303-7076450

محمد عسیر احمد بٹنی، کچا گوجرہ 0333-7280299

ڈاکٹر مجاہد حسین بٹنی، پنہرہ روڈ گوجرہ 0306-6735363

سیالکوٹ

بٹنی اسلاک پبلک سکول، باجڑہ گڑھی، 0321-6187792

شیخوپورہ

محمد صابر بٹنی، محلہ رسول پورہ، خالد سٹریٹ 0305-4959415

فہرست مضامین

01	حمد باری تعالیٰ	18	پروفیسر رضاء اللہ حیدر
02	نعت شریف	18	ڈاکٹر شجاع الرحمن
03	منقبت	19	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی
04	اللہ والوں کا تصرف۔۔ (دیدہ بینا)	20	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی
05	مرشد کی یادیں	22	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی
06	ماہِ برکت و رحمت، رمضان المبارک	32	محمد رمضان قادری
07	خراج تحسین بحضور شیخ المشائخؒ	37	محمد رمضان قادری
08	خطاب ڈاکٹر جمیل راٹھور	38	شعبہ نشر و اشاعت
09	خطاب علامہ مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور)	44	شعبہ نشر و اشاعت
10	خطاب پیر سید شمس الدین بخاری (لاہور)	52	شعبہ نشر و اشاعت
11	خطاب حضرت مخدوم المشائخؒ	59	شعبہ نشر و اشاعت
12	خطاب میاں محمد ابوبکر شرقپوری مدظلہ العالی	64	شعبہ نشر و اشاعت
13	خصوصی اعلان بابت محفل میلاد و عرس	75	شعبہ نشر و اشاعت
14	سات گولیاں	77	مزل حسین طیبی
15	بیان پیر سید شہریار بخاری (گجرات شریف)	79	شعبہ نشر و اشاعت
16	تنظیمی دورے پیر سید محمد میرام بخاری	80	شعبہ نشر و اشاعت
17	مسائل اعتکاف	83	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی
18	شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ	96	شعبہ نشر و اشاعت

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

تنظیمی ذمہ داران

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑا

زیر سایہ

مخدوم المشائخ حضرت پیر سید مصمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی | پیر سید محمد میرام بخاری مدظلہ العالی

زیر نگرانی

پیر سید شہر یار شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف

مرکزی رابطہ کار

محمد سمیع اللہ نوری طیبی

0321-4471746

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع لاہور

حافظ محمد وسیم 0302-4226674

محمد ظاہر سکھیر 0302-0407592

پیر ملک محمد اسلم طیبی 0300-9441787

نگران ٹاؤن ضلع لاہور

0322-4920685	نشر ٹاؤن	عطاء اللہ طیبی	0321-4871750	قصور روڈ	پیر وارث علی طیبی
0333-4701737	واہگہ ٹاؤن	ظاہر سکھیرا طیبی	0321-7888817	عزیز بھٹی ٹاؤن	راجہ داؤد جاوید طیبی
0322-4880818	علامہ اقبال ٹاؤن	عدنان سکھیرا طیبی	0323-4339484	شالیمار ٹاؤن	پیر غلام مرتضیٰ طیبی
0335-4385033	راوی ٹاؤن	جنید رحیل	0302-4102621	سمن آباد ٹاؤن	ملک مدثر طیبی
0321-4127540	گلبرگ ٹاؤن	فتح محمد طیبی	0321-4906411	رائے ونڈ روڈ	گلزار احمد طیبی

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع بہاولنگر

0302-7446689	فقیر والی	پیر حافظ نعمت اللہ طیبی	0300-7925643	خادم آباد بہاولنگر	پیر محمد افضل باجوہ طیبی
0301-7913089	بارون آباد	پیر قاری مدثر حسین طیبی	0305-7702735	ڈوگہ بونگہ	محمد حنیف ڈوٹو طیبی

0300-2021078	ڈاھرانوالا	محمد یوسف طیبی	0305-5519200	چشتیاں شریف	گلزار احمد طیبی
0302-7548078	نورٹ عباس	حاجی غلام رسول طیبی	0301-7688394	مُجن آباد	پیر محمد امین طیبی
			0300-7587107	نظام پورہ، بہاولنگر	شیخ محمد نصر اللہ

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع پاکپتن

03041598651	ڈاکٹر شوکت سکھیرا	0322-7840627	پیر عبدالودود طیبی	0307-6374030	پیر محمد علی شاکر
-------------	-------------------	--------------	--------------------	--------------	-------------------

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع وہاڑی

0300-6875903	محمد طاہر غنی	0306-6909760	پیر فتح اللہ طیبی	0301-79952	پیر شفقت طیبی
--------------	---------------	--------------	-------------------	------------	---------------

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع ساہیوال

0302-7965431, 0345-7434432	پیر احسان الحق طیبی	0301-6915507	پیر رحمت اللہ طیبی		
----------------------------	---------------------	--------------	--------------------	--	--

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع فیصل آباد

0301-3201484	پیر عبدالنظار طیبی	0322-6233239	ملک اشفاق احمد		
--------------	--------------------	--------------	----------------	--	--



0303-7076450	گوجرہ ضلع ٹوبہ	محمد ذیشان افضل طیبی، کوٹ عبدی خاں
0333-6745118	جھنگ	چوہدری محمد فاروق گجر طیبی
0321-4509712	لیہ بکھر	پیر محمد دین طیبی
0302-6271085, 0346-0461385	ڈیرہ اسماعیل خان، گجرات	پیر محمد حفیظ احمد طیبی
0306-7241553, 0346-1705325	بہاولپور	پیر گلزار احمد طیبی
0309-9000183	لودھراں	رانالقمان طیبی
0301-6915507	ملتان شریف	پیر محمد احسان طیبی
0300-4672459	اسلام آباد	اسد اللہ سلیم طیبی
0301-4362377, 0346-6322910	شیخوپورہ	سردار فتح اللہ ڈوگر طیبی
0303-3177294, 0322-5639103	گوجرانوالا	رانامحمد عرفان طیبی

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں

احم اطلاع



شیخ المشائخ، باباجی
سید میر طیب علی شاہ بخاری

کا محبوب کام اور پیغام

ہر پیر وار
بعد
نماز عشاء

محفل میلاد پاک



/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

مزار پر انوار باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاری
آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑہ

بمقام

جگر گوشہ جانشین گنج کرم، وارث کرم، قاسم میراث گنج کرم

الداعی پیر سید شہریار بخاری
سجادہ نشین
حضرت کرمان والا شریف

ماہنامہ ”مجلہ“ حضرت کریمؐ

کی تقریباً ڈیڑھ سال کے تعطل کے بعد دوبارہ اشاعت شروع کرنے پر
قاسم فیضان کرم، جانشین گنج کرم و بابا جی سرکار، جگر گوشہ بابا جی سرکار

پیر سید شہریار بخاری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کریمؐ والا شریف اوکاڑا

اور آپ کی طرف سے مقرر کردہ نئی انتظامیہ

بالخصوص مدیر اعلیٰ جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبی کو

ڈھیروں مبارک باد

منجانب

پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی (چیچہ وطنی)، پیر محمد علی شاہ کرطیبی (پاکپتن شریف)

پیر شفقت علی طیبی، محمد شہباز طیبی (بورے والا)، محمد طاہر غنی (دہاڑی)، غلام مصطفیٰ طیبی

رانا محمد لقمان طیبی (خیر پور)، عبدالباسط طیبی (لانگری)، چوہدری حق نواز طیبی (ٹھیکیدار)

پیر محمد طاہر آصف طیبی (اسلام آباد)، قیصر عباس بھٹی طیبی، قاری محمد عثمان طیبی (اوکاڑا)

محمد عدنان طیبی (لاہور)، محمد کامل طیبی، محمد احمد طیبی، بابا فتح اللہ نواب (سیالکوٹ)

ندیم اقبال طیبی، محمد مجید طیبی، محمد عزیز طیبی، حافظ محمد حمزہ طیبی (لاہور)، محمد اکرم طیبی



گزشتہ سالوں میں

حضرت کرمان والا کالج اینڈ یونیورسٹی



سے فارغ التحصیل کامیاب طالبات کے لیے

تقریب تقسیم اسناد



مورخہ 3 رمضان المبارک بعد نمازِ ظہر

تمام سابقہ طالبات کو (ہمراہ والدہ) شرکت کی دعوت ہے۔

بحمقام

حضرت کرمان والا کالج اینڈ یونیورسٹی گراؤنڈ

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746



Like

/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala



مڈل میسٹر کلاس
طالبات کے لیے

عالمہ فاضلہ درس نظامی کلاسز میں

داخلہ شروع

تنظیم المدارس بورڈ سے الحاق شدہ



/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

حضرت کرمان والا گرلز کالج اینڈ یونیورسٹی

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

مفصل ذکر سیدہ

سلام اللہ علیہا

کائنات

صرف برائے خواتین



مورخہ

3

رمضان المبارک

بعد نمازِ ظہر تا افطار

دعوتِ افطار

والدہ ماجدہ پیر سید شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمان والا شریف

زیرِ صدارت

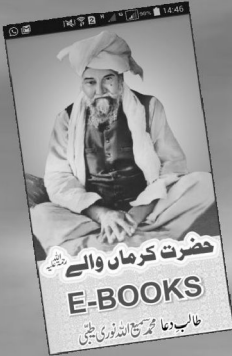
بحق مقام

حضرت کرمان والا اسلامک یونیورسٹی گراؤنڈ

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

حضرت صاحب کرمان والے کے حالات و واقعات سے آراستہ



تاریخی و نادر کتابوں پر مشتمل



موبائل ایپ Application

گوگل پلے سٹور سے انسٹال کریں

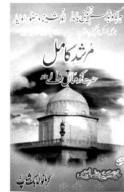
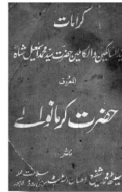
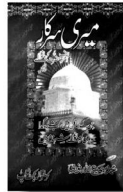


ANDROID APP ON
Google play



SCAN ME

درج ذیل کتابیں (PDF) برائے مطالعہ / ڈاؤن لوڈ دستیاب ہیں



www.karmanwala.com



آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف کی زیر سرپرستی
تعلیمی، تعمیری، فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے

فطرانہ

صدقات

زکوٰۃ

کفارہ

فدیہ

عُشْر

_____ کسی کا اُجڑا ہوا گھر بسا سکتی ہے
_____ کسی غمگین کو خوشیاں دے سکتی ہے
_____ کسی فاقہ کش کی بھوک مٹا سکتی ہے
_____ کسی محتاج کے لیے سہارا بن سکتی ہے
_____ کسی کے قلب میں علم کا نور بسا سکتی ہے
_____ کسی پریشان حال کو آسودگی بخش سکتی ہے
_____ کسی بے سہارا کے لیے سائبان بن سکتی ہے
_____ کسی غریب کے آنگن میں خوشحالی اُتار سکتی ہے

کیوں کہ
آپ کی
دی ہوئی
امداد

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف جی۔ ٹی روڈ، اوکاڑا

+92 321 4471746

اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ اس پتہ پر
بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے
مختلف کواعینکاف کے ہر دن کا ایک حج کے برابر ثواب ملتا ہے
(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۲۵ حدیث ۳۹۶۸)

روزانہ حج کا ثواب

روحانی و تربیتی

اعتکاف (سنت)

رجوع الی اللہ، عشق رسول ﷺ، روحانی انوار و تجلیات، رشد و ہدایت، فیوض و برکات
تزکیۂ نفس اور قبولیتِ توبہ کے لیے آپ کو شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے

آخری تاریخ اندراج: 15 رمضان المبارک

بمقام

جامع مسجد
آستانہ سرکرمان والا شریف
عالیہ حضرت کرمان والا شریف
اوکاڑہ

0321-4471746





Hazrat

Karmanwala Petroleum Service

حضرت کرمانوالہ پٹرولیم سروس

Prop.

Ch. Imran Mehmood

0321-9464455, 0333-9871111

6-KM Bahawalnagar Road Minchinabad

بہاولنگر روڈ منچن آباد

ASHFAQ JEWELLERS

اشفاق جیولرز 2022

خالص سونے کے
زیورات کا
اعلیٰ مرکز



25 سال سے آپ کی

خدمت میں پیش پیش

0322-6941991 سندھی محلہ چوڑی بازار - اوکاڑہ

Faisal Garden



Faisal Garden

خواہش عمر بھر کی

تعمیر اپنے گھر کی

فیصل گارڈن

5000 بغیر ایڈوانس صرف

روپے فی مرلہ ماہانہ قسط میں اپنا پلاٹ حاصل کریں

سائٹ آفس: شیرگڑھ روڈ (ملحقہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم) رینالہ خورد

بنگ و مزید تفصیلات کے لئے

0300-2897792, 0344-2897392

فیصل اقبال

آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف جی۔ ٹی روڈ اوکاڑا میں

خدمت / ملازمت کے مواقع

مختلف شعبہ جات کو نئے سرے سے متحرک / فعال کیا جا رہا ہے جو گذشتہ مہینوں میں غیر فعال ہو گئے تھے اور بعض کو مزید فروغ دیا جا رہا ہے چنانچہ کارکن / خادم / ورکر کار ہیں لہذا درج ذیل شعبہ جات سے متعلقہ خدمت / ملازمت کے خواہشمند حضرات رابطہ کریں، معقول وظیفہ / رہائش اور کھانا دیا جائے گا۔

شعبہ سیکورٹی	سیکیورٹی سے متعلق افراد خصوصاً پولیس اور فوج سے ریٹائرڈ
شعبہ لنگر شریف	سالن / روٹی / دیگ بنانے کے لیے اور پکن ہیلپر
شعبہ صفائی	لنگر خانہ، وضو خانہ، مسجد اور باتھ رومز کی صفائی وغیرہ
جہز و درکرز	مختلف چھوٹے بڑے کاموں کے لیے

برائے رابطہ / تفصیلات / انٹرویو 0321-4471746

CV بھیجنے کے لیے info@tayyabi.com

اظہار تعزیت

گذشتہ دنوں درج ذیل وابستگان اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے تھے۔

براہ مہربانی فاتحہ خوانی / ایصال ثواب کر دیں

☆ محمد اصغر طیبی نقشبندی (لاہور) کی ہمیشہ ☆ غلام مصطفیٰ (بورے والا) کی والدہ محترمہ

☆ پیر محمد امین طیبی (منجن آباد) کے والد محترم ☆ محمد عاشق (منجریاں) کی والدہ محترمہ

☆ شیخ محمد نصر اللہ (بہاولنگر) کی زوجہ محترمہ ☆ پیر محمد سلیم طیبی (گڑوالے، حویلی لکھا)

☆ راجہ محمد احمد خاں طیبی (183EB گگو منڈی)

☆ شیخ صلاح الدین (لاہور) کے بڑے بھائی شیخ محمد عمر

حمدِ باری تعالیٰ

بے نواؤں کے لبوں پر جب دعا آنے لگی
یا عبادی یا عبادی کی صدا آنے لگی
جس کے ماحول میں ذکر الہی جب کیا
ٹھنڈی ٹھنڈی مہکی مہکی سی ہوا آنے لگی
عمر جو باقی ہے اب تقویٰ میں مولا ہو بسر
دیکھ کر اعمال خود مجھ کو حیا آنے لگی
جب زمیں جلانے لگی اشجار کے سوکھے بدن
بن کے بارش تیری رحمت بے بہا آنے لگی
بھیج کر تو نے ہدایت کر دیا روشن جہاں
نور برساتی رُتوں کو بھی ادا آنے لگی
میں رِضا وقتِ سحر حمد و ثناء کرنے لگا
روزِ نِ دیوار سے کیسی ضیاء آنے لگی

☆ پروفیسر رضاء اللہ حیدر

اوکاڑا

نعت شریف

ایمان کی کسوٹی ہے اگر حبِ محمد ﷺ
عشاقِ محمد ﷺ میں لکھو نام ہمارا
اک حبِ محمد ﷺ تو ہے مومن کا اثاثہ
بس اس کے بناء کچھ نہیں اسلام ہمارا
پنچتن سے محبت جو کرے گادل و جاں سے
جنت ہے اُسی کی یہ ہے ایمان ہمارا
بہتر ہے کہ پنچتن کی غلامی کریں دن رات
تم لوگوں کو اتنا ہی ہے پیغام ہمارا
جنت تو ہے پنچتن کی دیں گے وہ جسے چاہیں
رہیں اُنہی کی غلامی میں بنے کام ہمارا
جنت نہ ملے ہم کو شجاع ہو نہیں سکتا
پنچتن کے غلاموں میں جو ہے نام ہمارا

☆ ڈاکٹر محمد شجاع الرحمن

اوکاڑا

منقبت بخصور

ذیبت الساعات فوز الساعات فوز الساعات فوز الساعات
حضرت پرید

بابا جی میر طیبؒ علی شاہ بخاریؒ

نصیب میرا جگایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
ایماں میرا بچایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
غلامِ پیچتن ہوں میں خادم ہوں صحابہ کا
کرم ایسا کمایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
مرے لب پہ جاری ہے صل علی ہر دم
جام ایسا پلایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
جہاں میں ہم سچائیں گے محفلیں میلاد کی
سبق ایسا پڑھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
مری نظروں میں رہتا ہے جمالِ گنبدِ خضریٰ
کمال ایسا دکھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
زمانے بھر میں چرچا ہے مراکزِ میلاد کا
کرشمہ کر دکھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
نہیں چچتا کوئی بھی اب مری نگاہوں میں
جمال ایسا دکھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
ثناء تو ناز کر اپنے اوجِ مقدر پہ
تجھے اپنا بنایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

ثناء اللہ طیبی
مجددی نقشبندی

دیدہ بینا

اللہ والوں کا تصرف

وہ بزرگ خراماں خراماں اپنی راہ چلتے جا رہے تھے — اپنی سوچ میں گم اور
 قلب یادِ محبوب میں مستغرق تھا — اچانک اُنکی پیٹھ پر ایک پتھر زور سے آ کر لگا — درد
 کا احساس بھی ہوا — بزرگ نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا — ایک نوجوان کچھ
 فاصلے پر ہاتھ میں دوسرا پتھر اٹھائے کھڑا تھا — اُس کے چہرے پر ابلیسی مسکان سے لتھڑا
 عجیب زاویہ ناچ رہا تھا — بزرگ نے حیرانی سے پتھر مارنے کی وجہ کے بارے میں
 استفسار کرنا چاہا — مگر وہ نوجوان بے باکانہ نیزادب سے یکسر محروم انداز میں پہلے ہی بول
 اُٹھا — ”کیا تم ہی وہ آدمی ہو جو یہ کہتے ہو کہ کسی کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ پہلے ہی تقدیر
 میں لکھا ہوتا ہے؟“ — بزرگ نے اُس نوجوان کی بدتمیزی کے جواب میں کچھ کہنے سے
 پہلے اثبات میں سر ہلایا — ابھی کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ اُس نے پھر کہا — تو پھر
 ٹھیک ہو گیا — دیکھتے کیا ہو؟ — یہ پتھر کھانا بھی تیرے ہی مقدر میں تھا — سو تم
 نے پتھر کھالیا — بے ادب لہجے میں متکبرانہ بات کرنے کے بعد نوجوان کے چہرے پر
 مسکراہٹ اور زیادہ گہری ہو گئی — بزرگ نے ایک ٹھنڈی سانس لی — تکلیف کے
 احساس کو نرمی کے پردے سے ڈھانپ کر فرمایا — ”آپ نے مجھے بالکل درست پہچانا
 ہے — مگر میں نے پیچھے مڑ کر اس لیے دیکھا ہے کہ میرے مقدر میں یہ جو تکلیف لکھی

تھی — اس کو انجام دینے کے لیے بدبختی کس کے نصیب میں لکھی ہوئی تھی! — ہر بندہ اپنے اقوال و افعال کو درست سمجھ کر ہی سرانجام دیتا ہے — مگر صحیح غلط کا فیصلہ وقت کرتا ہے — شیخ المشائخ بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کے بعد انہیں پھیلانے کی کوشش ہوئی — حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کی آڑ میں بے جاء اعتراضات کیے گئے — لیکن اعلیٰ حضرت، گنج کرم، حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کی باگ ڈور آپ کے خونِ مطہرہ و نسل پاک کو ہی سونپی گئی — تاریخ پھر سے دہرائی گئی — عمومی طور پر بڑے بیٹے کو وارث و جانشین مقرر کیا جاتا ہے — مگر یہاں پھر دینی، روحانی رجحان اور سلسلہ عالیہ طیبیہ کی خدمت کا جذبہ مد نظر رکھ کر فیصلہ ہوا — پیر سید شہر یار بخاری مدظلہ العالی کو سجادہ نشین مقرر کر دیا گیا — تاہم بڑے صاحبزادے پیر سید محمد میرام بخاری مدظلہ العالی نے گذشتہ چند دنوں میں کئی اضلاع کے متعدد مقامات کا روحانی و تنظیمی دورہ کر کے ثابت کر دیا — اللہ والوں کا تصرف جب اپنا کام کرتا ہے تو حالات بدلتے ہی نہیں — عروج کے زینے بھی طے کرنے لگتے ہیں — ربع صدی پہلے اس ماہنامہ جریدے کی اشاعت کو باقاعدہ کیا گیا تھا — لیکن ڈیڑھ سال پہلے عدم توجہ کی وجہ سے اشاعت معطل ہوئی — اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک مرتبہ پھر باقاعدگی سے اشاعت کا آغاز ہو چکا ہے — آپ کا تعاون اور دعائیں لازم و ملزوم ہیں —

والسلام الیٰ یوم القیام

پیر شفاء اللہ طیبی

مجدری نقشبندی

ایڈیٹر

ماہنامہ ”مجلہ حضرت کرامؑ“

مرشد کی یادیں

حضور شیخ المشائخ، فخر و نماز گنج کرم، جانشین گنج کرم، امام و پیشوائے سلسلہ عالیہ طیبیہ

بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری

بابا جی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔ جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔ یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔ تو پھر چلیے! اس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن و منور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیبی

مجدری نقشبندی

انسان آغازِ حیات پر شیر خوار کے بعد والی باتیں اک خواب کی طرح یاد رکھ سکتا

ہے۔ عموماً شیرخواری کی عمر دوسے اڑھائی سال ہوتی ہے۔ میرے والدِ گرامی بتایا کرتے تھے کہ جب تمہاری عمر اندازاً ڈیڑھ سال کے لگ بھگ تھی تو ایک دن میں حسبِ معمول حضرت کرامؑ والا شریف پیر جی (یعنی بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمتِ اقدس میں حاضری کے لیے جانے لگا تو روانگی سے قبل پیار کرنے کے لیے تمہارے قریب آیا اور تم اُس وقت دودھ پی رہے تھے۔ میں نے تم سے یہ بات کہی ”شاء اللہ! میں حضرت کرامؑ والا شریف پیر جی (یعنی بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنے جا رہا ہوں، کیا میں چلا جاؤں؟“۔ والد صاحب بتاتے تھے کہ تم نے دودھ پینا چھوڑ کر باقاعدہ اثبات میں سر ہلایا اور پھر دودھ پینے لگ گئے۔ مجھے بھی کبھی کبھار یہ احساس ہوتا ہے کہ واقعی بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی پہچان و محبت اور عقیدت میرے لاشعور میں ہی جا گزریں تھی۔ اسے وراثتی نعت بھی کہا جاسکتا ہے اور ویسے بھی میرا تعلق ”اعوان“ قوم سے ہے جن کے خون میں ہی اہل بیت اطہار و سادات کی محبت رچی اور بسی ہوئی ہوتی ہے۔

تقریباً دودھ پینے کی عمر سے ہی مجھے نعت شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔ گھر میں محفل میلاد بھی منعقد ہوا کرتی تھی اور میں ہر وقت نعت شریف پڑھتا رہتا تھا یہاں تک کہ ہاتھ روم میں بھی گنگنا تا رہتا۔ والدہ صاحبہ اور والدِ گرامی نے چند مرتبہ مجھے منع کیا اور پھر ایک دن بھر تقریباً ۱۵ سال میرے والدِ گرامی مجھے اپنے ساتھ لے کر حضرت کرامؑ والا شریف چلے گئے اور وہ میری پہلی حاضری ہے جو میرے شعور کے نہاں خانوں میں آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ محفوظ ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ چند خدام اور بیلوں کے ہمراہ حضرت صاحب کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی حویلی کے گیٹ کے سامنے موجود تھے اور آپ کسی کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب کہ باقی بیلی کچھ فاصلے پر کھڑے ہوئے تھے۔ حضور گنجِ کرم، حضرت صاحب کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی حویلی کا گیٹ پرانی طرز پر لکڑی سے بنا ہوا تھا جس پر سلور پینٹ ہوتا تھا۔ داخلی گیٹ کے ساتھ کبجی رنگ کا ایک پرانا ڈاک کا اہنی گول بکس بھی

لگا ہوا تھا۔ جب ہم سڑک کی طرف سے حضرت کرام اللہ والا شریف کے پرانے داخلی دروازے سے گذر کر حویلی کی طرف بڑھے تو والدِ گرامی نے دور سے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیا اور چلتے چلتے تھوڑا جھک کر مجھے تاکیدی انداز میں فرمایا کہ جب ہم پیر جی کے قریب پہنچیں تو بس بھاگ کر اُن کی قدم بوسی کر لینا اور عرض کرنا میرے لیے دعا فرمائیں۔

چنانچہ جب تقریباً آدھا راستہ طے ہو گیا تو میں نے والد صاحب کا ہاتھ چھوڑا اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ میں جانتے ہی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر گیا تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے چونک کر مجھے دیکھا اور پھر جھک کر بڑے ہی پیار کے ساتھ مجھے اُٹھایا اور چہرے کو ہاتھ سے تھپتھپایا۔ اتنی دیر میں والدِ گرامی بھی قریب پہنچ گئے اور انہوں نے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ نعت شریف بہت پڑھتا ہے مگر اسے سمجھ نہیں ہے اور ہاتھ روم میں بھی پڑھنے لگتا ہے۔ مجھے آج بھی بہت اچھی طرح بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں کی لمس یاد ہے کہ آپ نے بیحد پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا کہ ”ایسا تو نہیں کرتے ناں“۔ بس یہی جملہ ارشاد فرمایا اور اُس کے بعد میں نعت شریف تو اُسی ذوق و شوق سے پڑھتا رہا مگر ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے چھوٹے سے ذہن میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے نعت خوانی کے آداب و لحاظ کو محفوظ فرما دیا اور پھر مجھے جگہ کی تمیز و تفریق کرنے کا ادراک حاصل ہو گیا۔

بعد ازاں جو باتیں مجھے اچھی طرح یاد ہیں، اُن میں سال بھر میں ایک دو مرتبہ ہمارے علاقے اور گھر میں محفل میلاد کا انعقاد اور حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری و دعوت شامل ہیں۔ جب کبھی حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری اور دعوت کا وقت قریب آتا تو ایک آدھ دن پہلے بڑے بھائی جان محمد سمیع اللہ نوری صاحب یا اُن سے چھوٹے بھائی قریبی دیہاتوں میں گھریلو سطح پر پالے گئے مرغ خریدنے جاتے جو کہ منہ مانگی رقم دے کر حاصل کرتے تھے۔ والد صاحب اپنے پیر و مرشد کی مہمان نوازی کے لیے قیاس کی حد تک بہترین اور اعلیٰ انتظامات کروایا کرتے تھے۔

والدِ گرامی کی ملازمت حکومتی ادارے ”مارکیٹ کمیٹی“ میں تھی اور عہدہ ”سیکرٹری“ تھا۔ چونکہ والد صاحب گریجویٹ تھے، اس لیے گزنیٹڈ آفیسر تھے تاہم صرف تنخواہ پر گزارا ہونے کی وجہ سے سفید پوشی کا بھرم قائم تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک مرتبہ تعطیل والے دن گھر میں والد صاحب موجود تھے کہ کسی نے ڈور بیل بجائی۔ میں دروازے پر چلا گیا اور باہر نکل کر دیکھا کہ ایک دیہاتی آدمی جس کے پاس کافی زیادہ پھل وغیرہ تھے مگر میرے لیے بہت زیادہ توجہ طلب ایک جالی نماتھیلے میں کم از کم پانچ سات دیسی مرغ تھے۔ اُس نے والد صاحب کے بارے میں پوچھا تو میں نے واپس اندر آ کر اُن کو مطلع کیا۔ والد صاحب نے مجھے فرمایا کہ بیٹھک (ڈرائنگ روم) میں اُسے بٹھاؤ۔ اب مجھے اس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ شخص باقی چیزوں کے علاوہ مرغ بھی لے کر آیا تھا جبکہ اُنہی دنوں میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے تیاری ہو رہی تھی۔ والد صاحب ڈرائنگ روم میں تشریف لے گئے اور میں دروازے کے پاس کھڑا اس بات کا منتظر تھا کہ کب اُس سے مرغ اور پھل لے کر وہ واپس اندر آئیں گے لیکن چند منٹ کے بعد ہی مجھے ڈرائنگ روم کے اندر سے والد صاحب کی اونچی آواز میں ناراض لہجے والی باتیں سنائی دیں۔ لگیں جن میں سے مجھے اس بات کی سمجھ آئی کہ والد صاحب اُس شخص کو کہہ رہے تھے کہ یہ سامان لے کر اسی وقت یہاں سے چلے جاؤ۔ پھر چند منٹ کے بعد ہی والد صاحب نے ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کیا اور کافی ناراض موڈ میں واپس اندر آ گئے۔ میں چونکہ چھوٹا تھا اس لیے میں نے روہنسی آواز میں پوچھا کہ آپ نے مرغ کیوں نہیں لیے؟ انہوں نے مجھے جواب دیا کہ وہ بندہ ٹھیک نہیں تھا، اس لیے میں نے اُسے بھگادیا۔ خیر مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ والد صاحب کو منڈی میں کسی سہولت کے بدلے رشوت دینے کے لیے آیا تھا جبکہ والد صاحب آفیسر ہونے کے باوجود کبھی پیدل اور کبھی سائیکل پر بھی دفتر چلے جایا کرتے تھے لیکن حضرت کرمان والا شریف کے ساتھ نسبت کے پیش نظر حلال حرام کا بہت خیال رکھتے تھے اور اپنی تربیت کو حضرت صاحب کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ کے درپاک کی مہربانی قرار دیا کرتے۔ چنانچہ یہ

کیسے ہو سکتا تھا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے وہ رشوت والے مرغ قبول کر لیتے۔ بلکہ یہاں مجھے یاد آیا کہ اکاؤنٹ کا مرتبہ ایسا ہوا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے کھانا تیار کیا گیا مگر آپ تشریف نہیں لائے تو والد صاحب بہت زیادہ پریشان ہو جاتے اور بار بار تاسف کیا کرتے تھے کہ ضرور کوئی کھانا کسی بے احتیاطی کے ساتھ یا مبادا کہ بغیر وضو کیے پکایا گیا ہے اور اس وجہ سے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ تشریف نہیں لائے۔ آج کے دورِ پُرفتن میں اپنے پیر خانے کے لیے ایسی دیوانگی اور جذبے سے معمور پاکیزگی والی محبت قدرے نایاب ہو چکی ہے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت کا ادراک اور فہم کوٹ کوٹ کر والد صاحب کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ وہ اپنے پیر و مرشد کے ساتھ بے پایاں، لازوال اور بے انتہاء محبت کرتے تھے۔ میرے بچپن کی بات ہے کہ اُس وقت ہمارے محلے میں زیر زمین سیوریج سسٹم نہیں تھا اور پرانے طریقے کے مطابق گلی میں ہی ایک طرف نالی بنی ہوتی تھی جو کہ آگے جا کر بڑے نالے میں گرتی تھی۔ آس پاس ایسے گھر واقع تھے جن کے گھر کے اندر واش روم بھی نہیں تھا چنانچہ گلی میں گند پڑا رہتا تھا جس کی صفائی کے لیے جمعہ در روز نہ آیا کرتا۔ لیکن بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری والے دن والد گرامی فرمایا کرتے کہ آج گلی اور نالیاں ہم خود صاف کریں گے اور یوں ہم میں سے کوئی نہ کوئی یا پھر میں خود ہی نالیاں صاف کرتا، میرے دوست مذاق اڑاتے اور کہتے کہ تم جمعہ در ہو جو خود صفائی کر رہے ہو تو میں انہیں بتاتا کہ ہم اپنے پیر جی (یعنی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) کی محبت کی وجہ سے خود صفائی کر رہے ہیں۔ سچ یہی تھا کہ والد صاحب نے حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت و عقیدت ہمارے دلوں میں بھر دی تھی اور مجھے یوں محسوس ہوا کرتا تھا کہ سارا دین اور ایمان صرف یہی ایک ہستی ہے جن کے قدموں کی خاک بھی ہمارے لیے سونے چاندی سے زیادہ قیمتی ہے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کے موقع پر ہمارے گھر میں یا مسجد میں محفل میلاد منعقد ہوا کرتی تھی جس میں شہر بھر سے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ جوق در جوق شمولیت کے

لیے آیا کرتے تھے۔ وہ دن اور وقت ایسا نورانی اور پُر نور ہوا کرتا تھا کہ میں ہمیشہ منتظر رہتا تھا کیونکہ جس طرح بچے رونق، طعام اور گہما گہمی پسند کرتے ہیں اُسی طرح میں بھی بہت خوش ہوتا اور اس پر دوبالا یہ خوشی ہوتی کہ مجھے بھی نعت شریف پڑھنے کا موقع ملتا جس کے لیے میں کافی تیاری کیا کرتا تھا۔ میں بہت اہتمام کے ساتھ جیبی کا پی خریدتا اور پھر اُس پر کافی زیادہ نعتیہ کلام لکھتا تا کہ جب کسی جگہ محفل میلاد ہو تو میں ثنا خوانی کر سکوں۔ حضور شیخ المشائخ رحمہ اللہ کی تشریف آوری سے پورا محلہ اور علاقہ خوش ہو جاتا تھا اور کئی دن تک روحانیت، نورانیت اور تجلیات کو محسوس کیا جاتا۔

میرے والدِ گرامی نے اپنی ساری زندگی ایک معمول برقرار رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اُس پر عمل کرنے کے لیے بہت زیادہ تاکید فرمایا کرتے تھے، وہ یہ کہ تقریباً ہر جمعہ آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف میں ادا کیا جائے۔ نمازِ جمعہ کے بعد پیر و مرشد سے ملاقات ہو، دعا کروائیں اور پھر لنگر شریف کھا کر کبھی قبل از عصر اور کبھی بعد از نماز عصر واپسی اختیار کرتے۔ میرا گمان ہے کہ میری عمر اُس وقت شاید محض چار یا پانچ سال ہی ہوگی جب مجھے بھی اپنے ساتھ لیجانا شروع کیا اور ہم حضرت صاحب کراماں والے رحمہ اللہ کے مزارِ اقدس پر حاضری دیا کرتے جس کے آداب بھی والد صاحب خود سکھاتے اور پھر حضور گنج کرم رحمہ اللہ کی پرانی حویلی کے عین سامنے واقع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی جاتی۔

میں نے نظم و ضبط کے اولین اسباق بھی حضور شیخ المشائخ رحمہ اللہ کے آستانہ پاک سے عملی طور پر سیکھے کیوں کہ نمازِ جمعہ کے بعد صف (قطار) بن جاتی جس میں مریدین، عقیدتمندان اور بیلی کھڑے ہو جاتے اور باری باری حضور شیخ المشائخ رحمہ اللہ کے پاس پہنچ کر دست بوتی کرتے۔ والد صاحب کا یہ بھی معمول تھا کہ ہر مرتبہ جب حضور شیخ المشائخ رحمہ اللہ سے ملاقات کے لیے ہمیں لے کر جاتے تو اُنکے ہمراہ چاہے ایک بیٹا ہوتا یا زیادہ ہوتے، وہ سب کے ہاتھوں میں کچھ نہ کچھ رقم تھما دیتے اور تاکید کرتے کہ جب پیر جی حضور سے مصافحہ کریں تو

نذرانہ بھی پیش کریں اور دعا کے لیے بھی عرض کریں۔ تاہم اوّل دن سے ہی میں نے یہ بات نوٹ کر لی کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نذرانہ لے کر کبھی اپنی جیب میں نہیں ڈالتے تھے بلکہ قریب موجود بیلے کے حوالے کر دیتے پھر بعد ازاں میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں دیکھا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جیب میں کوئی رقم یا روپیہ پیسہ رکھا ہو۔ ہمیشہ یہی دیکھا کہ آپ کے خادم یا بیلے ہی روپے پیسے کو سنبھالتے یا اپنے پاس رکھتے حتیٰ کہ لنگر شریف، درگاہ اور آستانہ عالیہ کے جملہ انتظامات کے حوالے سے بھی روپے پیسے کا لین دین اور حساب کتاب آپ کے خدام اور بیلوں کے سپرد ہوا کرتا۔ بینک اکاؤنٹس بھی زیادہ تر کسی نہ کسی بیلے کے نام پر بنائے جاتے جو حساب کتاب کا ذمہ دار ہوتا۔ بہت ضروری ہوتا تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر اکاؤنٹ بننا لیکن انتظام پھر بھی کسی نہ کسی بیلے کے پاس ہی رہتا۔ آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف کے جملہ انتظام و انصرام کے سلسلہ میں کروڑوں روپے کے لین دین اور حساب کتاب حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی مقرر کردہ کمیٹیوں کے ہی سپرد رہتا ہم کمیٹیوں کی جانچ پڑتال مختلف انداز اور طریقوں سے کی جاتی ہے تاکہ معاملات کو زیادہ سے زیادہ شفاف رکھا جائے۔

درج بالا انتظامی امور یا معاملات کو تفصیل سے بیان کرنے کا بنیادی مقصد دراصل حضور شیخ المشائخ، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ بے اعتنائی بیان کرنا ہے کہ آپ دنیاوی مال و دولت کو محض ضروری یا معمولی اہمیت ہی دیتے تھے بلکہ آپ کی جبلت میں استغناء، سخاوت اور توکل کا عنصر بہت زیادہ پایا جاتا۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں جب بھی حاضری ہوتی تو والدِ گرامی اپنے بچوں کے بعد کھڑے ہوتے۔ جب ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچتے اور آپ کی دست بوتی کرتے تو ایک ایسے عجیب سکون و شفقت کا احساس ہوتا کہ جسے لفظوں میں بیان کرنا ہرگز ممکن نہیں ہوگا۔ شاید بیشمار ایسے لوگ موجود ہوں جو کہ ان الفاظ کو پڑھتے ہوئے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات والی کیفیت کو اپنی یادداشت میں تازہ کر سکیں تو یقیناً وہی میری بات کا مفہوم

صحیح طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مصافحہ کرتے تو آپ بڑے پیار سے فرماتے، آؤ جی بیکے سیکرٹری صاحب، پھر کبھی آپ فرماتے، ”بھئی ایہہ کون اے؟ اچھا ایہہ سیکرٹری صاحب نیں! اور پھر میرا چھوٹا سا ہاتھ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے تھام رکھتے اور والد صاحب سے حال احوال دریافت فرمانے کے علاوہ کچھ دیگر مختصر باتیں کرتے۔ اس دوران میں بھی بڑے اطمینان اور شوق کے ساتھ اپنا ہاتھ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں رکھتا اور اُس کیفیت کی چاشنی آج بھی ذہن میں ایک ایسا رس گھول دیتی ہے کہ جس کا تعلق اس دنیا جہان سے ہو ہی نہیں سکتا۔

حضور شیخ المشائخ، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ملاقات فرماتے ہوئے اپنے دادا جان حضور گنج کرم، حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے کہ رب کریم خیر فرماوے، یا فرماتے کہ رب کریم رحم فرمائے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے، کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے ایک ہاتھ مصافحے کے لیے آگے بڑھایا ہو اور آپ ہمیشہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی ٹسی یا آپ کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں اتنی مٹھاس ہوتی کہ شہد بھی پچکا معلوم ہونے لگے، لہجہ اس قدر نرم و گداز ہوا کرتا کہ بندہ ماں کی لوری تک فراموش کر بیٹھے، الفاظ لب ہائے مبارک سے یوں جھڑکتے کہ روئی کے گالے اور گلاب کے پھول بھی رشک کرنے لگ جاتیں، گفتگو اتنی شفیق ہوا کرتی کہ ہر رشتہ و تعلق پیچ پڑ جائے۔ الغرض اس کمال کا جمال سمجھنے اور جاننے والے صرف وہی ہیں جن کو اس نعمت سے روشنائی حاصل ہوئی یا جنہوں نے اس لذت کو چکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد زیادہ تر وابستگان، عقیدتمندان اور بیلڈیوں کو اُسی وقت اجازت مل جاتی تھی جبکہ بعض بیلڈی ایسے ہوتے تھے کہ جن کو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ملاقات والی جگہ یا کمرے میں ہی بیٹھنے کا فرمان ہوتا تھا۔ اکثر و بیشتر ہم سب بھی

والد صاحب کے ہمراہ آپ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھ جاتے۔ کبھی کبھار تو بات چیت بھی کم ہوتی تھی مگر آپ کی خدمتِ اقدس میں صرف بیٹھ کر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور کو دیکھنا بھی ایک کمال تھا۔ وہ گھڑیاں اور لمحات کب اور کیسے دے پاؤں چپکے سے گزر جاتے کہ ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا تھا پھر لنگر شریف کھانے کے بعد واپسی کی اجازت مل جاتی۔

لنگر شریف کھانے کا شوق بھی بہت زیادہ ہوتا تھا کیوں کہ بہت زیادہ سادگی کے ساتھ پکایا ہوا دال شوربے پر مشتمل سالن اور تندور کی روٹی جبکہ مٹی کے برتن ایک ایسی لذت سے روشناس کرواتے کہ جو صرف وہاں پر ہی میسر تھی۔ بیلی صف بہ صف دسترخوان کے دونوں اطراف بیٹھ جاتے، دایاں گھٹنا کھڑا کیا جاتا اور بایاں گھٹنا بچھا کر بیٹھتے اور پھر لنگر شریف کھانے کے دوران بات چیت منع ہوتی۔ صرف دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی تاکید ہوتی۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے اور بعد میں بھی ہاتھ دھونے کی ہدایت ہوتی۔ ابتدائی زندگی کے یہ معمولات بہترین نظم و ضبط سے مزین اور پاکیزہ و مطہر تھے کہ باقی ساری زندگی پر حاوی ہو گئے اور لاشعور میں رَچ بس گئے۔ ایک بات کو میں نے بہت زیادہ محسوس کیا کہ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی ملاقات فرماتے تو بہت زیادہ تاکید فرمایا کرتے کہ لنگر شریف لازمی کھا کر جانا چاہے دو لقمے ہی کیوں نہ ہوں۔ میں نے بعد ازاں صوفیاء کی بہت ساری کتابوں میں پڑھا کہ اللہ والوں کے لنگر میں شفاء ہوتی ہے اور نور سے پُر نور ہوتا ہے۔ واقعی حضرت کرامؑ والا شریف کے لنگر شریف میں اُسی برکت، رحمت اور شفا یابی کے خزانے ملے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوا کرتا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہوتی تو والد صاحب کا طریقہ تھا کہ واپسی کا سفر اختیار نہ کرتے بلکہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں پیغام بھیجتے کہ اگر اجازت ہو تو واپس جائیں یعنی اُس وقت تک حضرت کرامؑ والا شریف سے واپسی اختیار نہ کرتے جب تک کہ مرشد سے اجازت نہ مل جاتی۔ اس بات سے بھی ادبِ مرشد اور محبتِ مرشد کا اظہار ہوتا تھا۔

میری والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ (اللہ کریم غریقِ رحمت فرمائے) بہر صورت حکمِ مرشد کے مطابق تہجد کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتی اور درود شریف بھی لازمی پڑھا کرتی تھی۔ انہیں سرطان کا مرض لاحق ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود فرائض کی بجا آوری میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دی۔ جب بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے کھانا پکانا ہوتا تو ایسے لگتا جیسے بیمار ہی نہیں ہیں، ویسے بھی پورے خاندان میں اس بات کی دھوم تھی کہ سیکرٹری صاحب کی اہلیہ بہترین پکوان بنانے میں ماہر ہے۔ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کئی مرتبہ اپنے برادرِ اکبر بابا جی سید مصمام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی کے ہمراہ ہوتی اور طعام کے بعد ہمیشہ والد صاحب کو بتایا جاتا کہ آپ کے گھر کا کھانا بہت زیادہ بہترین ہوتا ہے اور والد صاحب اس بات پر خوش ہوتے اور اللہ کریم کا شکر بجالاتے۔ آخر کار والدہ صاحبہ کی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور اُس وقت لاہور میں سب سے بہترین خاتونِ معالج اور کینسر سپیشلسٹ کے پاس علاج ہو رہا تھا تو اُس نے بتایا کہ اب صرف دو یا تین ماہ زندگی باقی ہے لہذا امریضہ کو گھر پر رکھیں۔ بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے والد صاحب کو بہت زیادہ دلاسا دیا۔ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ میری والدہ صاحبہ کی اپنے مرشد خانے سے عقیدت اور خدمت گزاری کے باعث خصوصی توجہ فرماتے چنانچہ والدہ صاحبہ شبِ براءت کو تہجد کے وقت اس جہانِ فانی سے انتقال کر گئی اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام نے بعد میں بتایا کہ آپ اُس رات گڑھی شاہو (لاہور) میں اپنی قیام گاہ پر ہی تشریف فرما تھے اور بہت فکر مند تھے۔ جب نصف شب سے زیادہ وقت گزر گیا تو آپ باہر صحن میں تشریف لائے اور آسمان کی طرف دیکھ کر لمبی سانس لی اور پھر مختصر دعا کر کے اندرونِ خانہ تشریف لے گئے۔

والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد حضرت کرامؑ والا تشریف اور بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضری کا درمیانی وقفہ بہت کم ہو گیا کیوں کہ ذہنی و قلبی تسکین کا سارا سامان بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں ملتا تھا۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

محمد رمضان قاری

بلیئر چک 46، پٹوکی

ماہ برکت و رحمت

رمضان المبارک

رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔

☆ پہلی رمضان المبارک کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ☆ تیسری تاریخ رمضان المبارک میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحائف نازل ہوئے۔ ☆ چھٹی رمضان المبارک کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔ ☆ تیرہویں رمضان المبارک کو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔ ☆ اٹھارہویں رمضان میں سیدنا داؤد علیہ السلام پر زبور شریف نازل ہوئی۔ ☆ ستائیسویں رمضان المبارک میں حضرت امام الانبیاء والمرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ (بحوالہ غنۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۔ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۸)

☆ سترہویں رمضان المبارک کو مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ ☆ ستائیسویں رمضان المبارک کو جنگ بدر ہوئی اور نبی کریم ﷺ کی مدد کے لیے فرشتے نازل ہوئے۔ ☆ رمضان المبارک کے آخری دن اتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جتنا کہ اوّل رمضان المبارک سے آخر رمضان المبارک تک آزاد ہوتے ہیں۔ (بحوالہ: عجائب المخلوقات ص ۴۶، فضائل الایام الشہور)

امت کا مہینہ

۱۔ رمضان المبارک نواں اسلامی مہینہ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رمضان ”رمض“ سے ماخوذ ہے اور ”رمض“ کے معنی ہیں جلانا چونکہ یہ مہینہ بھی مسلمانوں کے گناہوں کو جلا دیتا ہے، اس لیے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے کہ یہ ”رمض“ سے مشتق ہے، جس کے معنی ہے گرم زمین سے پاؤں جلنا چونکہ ماہ صیام بھی نفس کے جلنے اور تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔

لہذا اس کا نام ”رمضان“ رکھا گیا یا پھر رمضان گرم پتھر کو کہتے ہیں، جس سے چلنے والوں کے پاؤں جلتے ہیں جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا اس وقت بھی موسم گرم تھا۔
(ج ۲، ص ۵، غنیۃ الطالبین۔ بحوالہ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۷)

۲۔ حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”رمضان“ میں پانچ حروف ہیں، اس کی ”ر“ رضائے الہی سے۔ ”م“ محابۃ خدا سے۔ ”ض“ ضمان خدا سے۔ ”ا“ الفت خدا سے اور ”ن“ نور خدا سے عبارت ہے۔

پس رمضان المبارک مسلمانوں کے لیے رضائے خدا، محابۃ خدا، ضمان خدا، الفت خدا اور نور خدا کا موجب ہے۔ الحمد للہ، رمضان المبارک تمام مہینوں سے افضل ہے۔
(غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۹۔ بحوالہ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۹)

۳۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس طرح سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے سیدنا یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کو زیادہ محبوب تھے اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک خدائے لایزال کو زیادہ محبوب ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے سے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی اسی طرح رمضان پاک کی برکت سے بارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ
(بحوالہ نہزۃ المجالس ج ۱ ص ۱۳۶۔ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۹)

۴۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، شعبان

میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک میری امت کا مہینہ ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

۵۔ رمضان المبارک کے استقبال کے لیے سارا سال جنت کو سجایا جاتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک جنت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رمضان المبارک کے لیے سجائی جاتی ہے اور فرمایا کہ رمضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی سفید آنکھوں والی حوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہے اے پروردگار اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو ان کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

۶۔ کتاب ”تنبیہ الغافلین“ میں سیدنا فقیہ ابوالیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ بھی ہے:

”اللہ تعالیٰ جل شانہ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا نیز شب جمعہ اور روز جمعہ کی ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے مستحق قرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔“

اور جب رمضان کا آخری دن آتا ہے تو پہلی رمضان سے لے کر اب تک جتنے آزاد ہوئے تھے، اس گنتی کے برابر اس آخری ایک دن میں آزاد کئے جاتے ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

۷۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی رمضان المبارک میں کسی مسکین کو صدقہ دے گا اس کے لیے اس قدر ثواب ہوگا کہ گویا اس نے دنیا کی تمام چیزیں صدقہ میں دے دیں اور جو کوئی رمضان المبارک میں ایک رکعت نماز پڑھے گا اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں دو لاکھ رکعت پڑھنے سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے

سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں کسی ننگے کو کپڑا پہنائے گا تو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ اس کو ساٹھ لاکھ جنتی غلے (جوڑے) پہنائے گا اور جو کوئی رمضان المبارک میں بھوکے کو کھانا کھلائے گا یا روزہ افطار کرائے گا تو اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے بقدر پوری زمین کے برابر غیر رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونا خیرات کیا ہو۔ (انیس الواعظین)

۸۔ رمضان المبارک میں افطار اور سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، یعنی افطار کرتے ہوئے کھجور وغیرہ کھا کر یا پانی پینے کے بعد اور سحری کا کھانا کھا کر، یہ مرتبہ کسی دوسرے مہینے کو حاصل نہیں۔ (تفسیر نعیمی)

۹۔ پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان المبارک میں کیا فضیلت ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان المبارک ہی جاری ہو۔ (ابن خذیمہ)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ روزہ اور قرآن مجید بندے کے لیے شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا، اے رب کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، قرآن مجید کہے گا میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے لیے قبول فرما، دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔ (طبرانی، بہیقی شریف)

۱۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو امت محمدی ﷺ پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رمضان المبارک اور سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ) شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔ (نزہۃ المجالس)

۱۲۔ جو رمضان المبارک کی رات میں دس رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام مہینہ کی عبادات

قبول کرے گا اور تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج فرمائے گا۔
(انیس الواعظین)

ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ماہ رمضان شریف کا پورا احترام کرے اور ہمارا پروردگار عظیم جلسانہ ہمیں ماہ رمضان المبارک کا احترام کرنے، اس میں روزہ رکھنے، تراویح ادا کرنے، تلاوت قرآن مجید اور نوافل کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثمہ آمین

صلحاء اولیاء متقدمین کے اعراس و تواج وصال

- ☆ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ۱۰ رمضان المبارک
- ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۱۷ رمضان المبارک
- ☆ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ۳ رمضان المبارک
- ☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ۲۱ رمضان المبارک
- ☆ حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ ۹ رمضان المبارک
- ☆ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ۹ رمضان المبارک
- ☆ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۳ رمضان المبارک
- ☆ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ رمضان المبارک
- ☆ حضرت شیخ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک
- ☆ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ ۹ رمضان المبارک
- ☆ حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ رمضان المبارک
- ☆ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ رمضان المبارک
- ☆ حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک
- ☆ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ رمضان المبارک

شیخ المشائخ، باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاریؒ کی خدمت اقدس میں خراج تحسین

﴿ از قلم: محمد رمضان قادری (بلیئر چک 46 پتوکی) ﴾

اسلام کی تاریخ بہت سے بزرگانِ دین اور معتبر و معزز ہستیوں کی خدمات سے آراستہ ہے۔ ایسی ہستیاں جنہوں نے اسلام کی روشنی پھیلانے میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ برصغیر پاک و ہند میں بزرگانِ دین نے اسلام کو فروغ دیا۔ ان ولیوں کی انتھک جدوجہد کے بعد آج ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو جائیں۔ دورِ حاضر کی ایک عظیم روحانی شخصیت حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور باباجی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے جبکہ پیر سید مصمام علی شاہ بخاری کے چھوٹے بھائی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اکاڑہ) حضور باباجی سرکار پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ آپ نے اسلام اور انسانیت کے لئے گرانقدر کام کیا۔ آپ ساری زندگی روحانی اقدار کے فروغ کے لئے سرگرم رہے اور گھر گھر، گلی گلی، نگر نگر، کوچہ کوچہ فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے لئے اور جشنِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے آواز بلند کی۔ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی و دینی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ آپ نے تبلیغی حوالے سے منظم تحریک تشکیل دی اور آستانہ عالیہ پر ایک عظیم الشان یونیورسٹی قائم کی جس میں مستحق طلباء و طالبات علم سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ نے آستانہ عالیہ پر جامع مسجد اور دربار شریف کی تعمیر نو فرمائی اور مین گیٹ سے لے کر دربار شریف تک ایک خوبصورت راہ داری بنوائی۔ آپ کی رحلت ملک پاکستان امتِ مسلمہ، مریدین، معتقدین، وابستگان، عقیدت مندان اور اہل خانہ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ملک ایک نیک، صالح، روحانی، عملی اور علمی شخصیت سے محروم ہو گیا۔ دکھ اور غم کی اس گھڑی میں ہم سب آپ کے خانوادہ اور صاحبزادگان کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات میں زیادہ سے زیادہ بلندی عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرام والے
اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاریؒ
کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران
ممتاز اسکالر علامہ ڈاکٹر عطاء المصطفیٰ جمیل راٹھور (کراچی) کا

خصوصی خطاب

حاضرین محترم!

ہمارے پیرومرشد حضور شیخ المشائخ، بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں زندگی گزارنے کا جو لائحہ عمل عطا فرمایا ہے، اُس کی بنیاد یعنی خانقاہی نظام کو بچتوں پاک کی نسبت سے پانچ اصولوں پر رکھا اور استوار فرمایا ہے۔ یہ عظیم اور قوی اصول ہیں۔ ہم ان اصولوں پر زندگی گذاریں، یقیناً بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں روشن و منور کرنے کے لیے ہی یہ اصول وضع فرمائے ہیں۔ میں نے اطراف و اکناف میں بہت سارے پیرانِ عظام کو دیکھا ہے، میں نے بہت سارے صوفیاء کرام کو دیکھا، بہت سارے مشائخ کو دیکھا، پنجاب، سندھ، سرحد ہر جگہ دیکھا لیکن میں نے حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مبارکہ کے اندر عظیم روحانی کمال دیکھا، آپ کے نسب مبارک کی طہارت کا کمال ہے، عمل و کردار کا کمال دیکھا، علم و تبلیغ کا کمال دیکھا اور تدریس کا بھی کمال دیکھا لیکن ان سب سے بڑھ کر مجھے حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی اندازِ فکر، تخیل، تعلیم، سوچنے کا انداز، عجز و انکسار اور علمی مقام میں جو عروج دکھائی دیا، وہ بڑے

بڑوں کے پاس بھی میں نے نہیں دیکھا۔ میں یہ بہت زیادہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کیوں کہ میں بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں فیض پاء کر دنیا کے کم و بیش ۳۰ ممالک میں جا چکا ہوں، پاکستان کے تقریباً ہر میڈیا ہاؤس میں پہنچا ہوں، میں نے بڑے بڑے صوفیاء اور علماء کو دیکھا ہے لیکن جس کو بھی دیکھا، وہ کمال کہیں دکھائی نہیں دیا جو مجھے بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں نظر آیا۔

ہم کراچی والے لوگ کچھ اس طرح سوچتے ہیں کہ بہت زیادہ تنقیدی جائزہ لیتے ہیں، کمی و کجی کو پہلے تلاش کرتے ہیں لیکن میں نے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کو جب بھی دیکھا کامل و مکمل دیکھا بلکہ حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب قریب بھی کسی کی کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ اگر کسی میں کوئی کمی کجی ہوتی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیارا انداز سے، اپنی میٹھی گفتگو سے چند باتیں کر کے اُس کی کمی کو بھی دور فرما دیا کرتے تھے۔ جب بھی ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ نے ہمیں سیر و شکر اور پُر کر کے واپس بھیجا ہے۔ الحمد للہ

لوگو! بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ کا جو نظام قائم کیا تھا وہ دنیا میں منفرد و اعلیٰ تھا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ جو مجھ سے ملاقات کرنے کا خواہش مند ہے، ملنا چاہتا ہے، اُس کے لیے صرف ایک راستہ ہے کہ وہ تبلیغ کر کے آئے۔ آپ نے تبلیغ پر اس قدر زیادہ زور دیا کہ بیلیوں نے بڑے بڑے مراکز تبلیغ قائم کیے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں جب تک زندہ ہیں، بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی اس تبلیغ پر اپنی پوری زندگی عمل کریں گے اور سب بیلی ہاتھ اٹھا کر عہد کرو کہ ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ کو جاری و ساری رکھیں گے۔ (سب حاضرین و شرکاء نے ہاتھ کھڑے کیے) عہد کرو کہ بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری و ساری رکھو گے، یاد رکھو! بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ حیات ہیں کیونکہ ولی اللہ کے لیے موت فقط ایک ذائقہ بن کر آتی ہے اسی لیے قرآن میں تین مقام پر موت کو ذائقے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اب ذائقہ کیا ہے؟ ذائقہ منہ میں رہنے والی عارضی کیفیت کو کہا جاتا ہے۔ آپ نے کچھ کھایا؟

ذائقہ آیا، آپ نے بعد میں چائے پی، کھانے کا ذائقہ چلا گیا، چائے کا ذائقہ آ گیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور کھا لیا تو چائے کا ذائقہ چلا گیا اور اُس چیز کا ذائقہ آ گیا۔ بخار ہو جائے تو زبان کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے تو ذائقہ منہ میں رہنے والی عارضی کیفیت کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو ذائقے سے تعبیر کیا ہے لہذا موت ذائقہ بن کر سب پر آتی ہے لیکن موت فقط آنی ہے مگر خدا کی قسم! بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کل بھی یہاں جلوہ افروز تھے، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ آج بھی یہاں جلوہ افروز ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے ولیوں کو موت صرف ایک حال یا ایک دار سے دوسرے حال کی طرف فقط منتقل کرنے کے لیے آتی ہے، آپ پہلے سے زیادہ بمثل شمشیر بے نیام ہو کر الحمد للہ اپنا فیض تقسیم کر رہے ہیں تو پھر وعدہ کرو کہ ہم نے بھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس تبلیغ کے مشن کو جاری و ساری رکھنا ہے۔ اگر کوئی اس مشن سے ٹوٹ گیا تو یہ اُس کا مقدر ہے لیکن جو مقدر والے ہیں وہ جڑے رہتے ہیں۔ جو دور رہ گیا تو یہ اُس کا مقدر ہے لیکن جو اس خانوادہ اور تبلیغ کے مشن سے جڑ جائے گا، ان شاء اللہ رب کریم جلشانہ اُسے پھل پھول لگا دے گا۔

حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں جو پانچ اُصول عطا فرمائے، اُن میں سے پہلا ”عقیدہ و نسبت“ ہے۔ چونکہ سارے اُصولوں پر گفتگو کرنے کے لیے وقت کم ہے، کتابیں موجود ہیں لہذا میں صرف اسی پہلے نکتے اور اُصول پر گفتگو کروں گا۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار ریکارڈ شدہ باتیں اور گفتگو موجود ہے لہذا میری منتظمین سے درخواست ہے کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سوشل میڈیا پر رکھیں کیوں کہ میرے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ جو گفتگو فرماتے تھے وہ میں نے نہ کسی دنیا والے سے سُنی ہے اور نہ دین والے سے۔ خدا کی قسم! وہ گفتگو سُنی ہے تو اللہ والے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنی ہے۔ وہاں دنیا بھی مکمل ہے اور دین بھی مکمل ہے۔

پانچ نکات میں پہلا نکتہ ”عقیدہ و نسبت“ ہے کیونکہ یہ نہ ہو تو پھر آگے بات نہیں

چلتی۔ قرآن نے کہا، قل ان کتتم تحبون الله فاتبعونی یحبکم الله۔ ”لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اللہ سے محبت کرتے ہیں تو جب اللہ کی محبت کا دعویٰ تھا تو اللہ نے دلیل کے طور پر کیا مانگا؟ فاتبعونی۔۔۔ میری محبت کا دعویٰ کرنے والو! میری محبت کی دلیل کے طور پر میرے نبی کی محبت کا دعویٰ لے کر آؤ۔ اب دیکھیں! دعویٰ اللہ کی محبت کا تھا مگر دلیل کیا ہے؟ نیچے کی محبت دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت لے کر آؤ۔ معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا صرف اُس وقت سچا کہلائے گا جب اُس کا دامن رسول اللہ ﷺ کی محبت کے پھولوں سے مہک رہا ہوگا۔ اب یہ فارمولا ہمیں قرآن نے دے دیا ہے۔

آگے بڑھیں اور اسے نیچے لے کر جائیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میں رسول ﷺ کی محبت کا دعوے دار ہوں، میں آقا ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ میں عاشق رسول ہوں، میں محبت رسول ہوں۔ تو بات وہی ہے۔ پہلے اللہ کی محبت کا دعویٰ تھا، دلیل نیچے کی پیش کی گئی۔ لہذا اب بھی دعویٰ اوپر یعنی محبت رسول کا ہے تو دلیل نیچے کی پیش کرو یعنی اہل بیت اطہار کی محبت لے کر آؤ۔ دلیل کے طور پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب کی محبت لاؤ۔ اب اگر ان کی محبت سے آپ کا دامن مہک رہا ہوگا تو پھر ہی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ سچا کہلائے گا لیکن اگر کوئی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے مگر صحابہ سے بغض رکھے، رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے مگر اہل بیت اطہار کی کشتی چھوڑ چکا ہو، اس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے، اُس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں ہو سکتی۔

اب یہی فارمولا آگے بڑھائیں، نیچے تک لے کر آئیں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ میں اصحاب رسول اور اہل بیت اطہار سے محبت کرتا ہوں تو ہم پھر کہیں گے کہ دعویٰ اوپر کا ہے تو دلیل نیچے کی پیش کرو، اگر اُن سے محبت کرتے ہو تو دلیل کے طور پر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی محبت لاؤ، غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ، داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ، دلیل کے طور پر خواجہ

اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ، اگر صحابہ اور اہل بیت اطہار سے محبت کرتے ہو تو دلیل کے طور پر گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ اور دلیل کے طور پر حضور گنج کرم حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لے کر آؤ۔

یعنی فارمولا وہی ہے کہ دعویٰ اوپر کا اور دلیل نیچے کی۔

لہذا اگر کوئی آج یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں گنج کرم حضرت کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتا ہوں تو میں کہوں گا کہ ٹھیک ہے، دعویٰ اوپر کا اور دلیل نیچے کی۔ اگر ان سے محبت کرتے ہو تو دلیل کے طور پر بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ۔ فقط اسی صورت میں آپ کا دعویٰ سچ کہلائے گا۔

اب اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتا ہوں ایسے دعوے فیس بک پر کیے جا رہے ہیں یہ دعوے ادھر ادھر کیے جا رہے ہیں منفی انداز سے کیے جا رہے ہیں مختلف انداز سے کیے جا رہے ہیں اس لیے کہ شیطان فقط جنات سے نہیں ہوتے بلکہ یہ انسانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ ان کا کام ہے وسوسے ڈالنا، شبہات پیدا کرنا، نفرتیں پھیلانا، کدورتیں پیدا کرنا۔ اس لیے آج کچھ انسان بھی شیطان والے کام کر رہے ہیں، ادھر ادھر کی بات کر رہے اور دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ جناب! ہم بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم اپنے پیر کی محبت میں یہ سب کر رہے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر تو سچا ہے اور بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتا ہے یعنی دعویٰ اوپر کی محبت کا ہے تو پھر آؤ اور دلیل نیچے کی پیش کرو، اگر بابا جی سرکار کی محبت کا دعویٰ ہے تو دلیل کے طور پر ان کے شہزادوں کی محبت سینے میں سجا کر لاؤ۔ دلیل کے طور پر ان کی اولاد پاک کی محبت لے کر آؤ۔ دلیل کے طور پر ان کے خاندان کے محبت لے کر آؤ۔ اگر تو ادھر ادھر سے محبت کی دلیلیں لے کر آئے گا تو پھر تیرا دعویٰ جو بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری

رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا ہے وہ جھوٹا ہے۔

لہذا آج اگر کوئی چغل خور چغلی کرتا ہے، ہمیں بہکانے کی کوشش کرتا ہے یا بھٹکانے اور راہِ استقامت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے مگر دعویٰ حضور بابا جی سرکار کی محبت کا کرتا ہے تو بتاؤ آپ دلیل کے طور پر کیا مانگو گے؟؟؟ یقیناً یہی کہ لاؤ پیر جی سید محمد میرام بخاری زیدہ مجددہ کی محبت آپ دلیل کے طور پر کیا مانگو گے؟؟ لاؤ پیر سید شہریار بخاری زیدہ مجددہ کی محبت اگر دعویٰ اوپر کی محبت کا ہے، بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا دعویٰ ہے تو پھر دلیل کے طور پر اُن کے شہزادوں کی محبت لے کر آؤ۔ اگر اُن کے شہزادوں کی محبت سے سینے مہک رہے ہوں گے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ اوپر کا دعویٰ ٹھیک اور درست ہے۔

لہذا اوپر سے لے کر نیچے تک اپنا عقیدہ درست رکھیں کیونکہ اگر عقیدے میں دراڑ آ گئی تو نسبت ٹوٹ جائے گی کیوں کہ نسبتیں اگر اُستوار رہتی ہیں تو عقیدے کی درستی لازمی و ضروری ہے۔ اس لیے اپنا عقیدہ درست رکھیں، اولیائے کرام اور اپنے آستانے کے ساتھ جُڑے رہیں، ان شاء اللہ کل بھی فیض مل رہا تھا، آج بھی ملے گا اور قیامت تک ہماری نسلوں کو فیض ملتا رہے گا۔

ادھر ادھر کی باتیں کرنے والوں کو نظر انداز کر دیں، اُن کو ردّ کر دیں۔ بس اسی بات پر میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں، ایک بار پھر عہد کریں کہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں جو سبق پڑھایا ہے، وہ ہم نہیں بھولیں گے، کیا آپ سب کو سبق یاد ہے؟ (حاضرین نے پُر زور آواز میں جواب دیا۔) عہد کریں کہ ہم نے تبلیغ کا مشن جاری رکھنا ہے، بلکہ کراچی کی ذمہ داری یہ خادم لیتا ہے۔ (ڈاکٹر صاحب نے اپنی طرف اشارہ کیا) میں اپنے سارے پیرانِ عظام سے وعدہ کرتا ہوں۔ ہم سب اس تبلیغی مشن پر لگے رہیں گے، جو اس مشن سے ہٹ گیا، بہک گیا، وہ رہ گیا اور جو اس مشن کے ساتھ جُڑ گیا، ان شاء اللہ وہ پار ہو گیا۔

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرمان والے
اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری
کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران
علامہ قاری مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور) کا

خصوصی خطاب

حمد و ثناء کے بعد، فخر المشائخ، پیر طریقت، صاحبزادہ، حافظ میاں محمد ابوبکر شرقپوری
نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف، حضرت گنج کرم
رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے سرپرست، پیر طریقت، زینت المشائخ، حضرت قبلہ پیر سید صمصام علی شاہ
بخاری صاحب اور اس پاک محفل میں تشریف فرما، پیر طریقت رہبر شریعت، قاسم فیضان گنج
کرم، حضرت قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادگان اور شرق پور
شریف و کیلیا نوالہ شریف سے مشائخ عظام!

حاضرین محترم! آج کی یہ تقریب سالانہ عرس مبارک بھی ہے اور حضور قبلہ پیر سید میر
طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ختم شریف چہلم کی دعائیہ تقریب بھی ہے۔ میں اور آپ ہم سب
اس بات سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ حضرت قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نے گنج کرم کے پاک فیض کو جس محبت کے ساتھ تقسیم کر کے اس آستانے کے کام کو منظم کیا یہ
اس بات کی دلیل ہے کہ اُن پر ہر وقت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ خاص رہتی تھی۔

حضراتِ محترم! وہ دنیا میں تھے تو کامیاب تھے، آج وہ قبرِ انور میں تشریف لے گئے ہیں تو بھی کامیاب و کامران ہیں۔ اُن کی عزت کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟ اور صرف اُن کی بات نہیں بلکہ قیامت تک ہر سید کی عزت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ سیدہ زہراء پاک علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ قیامت تک ہر سید کی عزت کی وجہ خاتونِ جنت، ملکہِ قیامت، حضرت سیدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کی اولاد ہونا ہے۔ میرے اور آپ کے پاک نبی ﷺ نے سیدہ زہراء پاک کو مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمایا تھا: اے میری پیاری بیٹی! ”نہ خدا تجھے عذاب دے گا اور نہ تیری اولاد کو عذاب دے گا“۔ جن تک آواز پہنچی ہے وہ نبی پاک ﷺ کی اس بشارت پر سبحان اللہ کہہ دیں۔

اسی لیے میں نے کہا کہ حضرت قبلہ بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں تھے تو بھی کامیاب تھے اور آج وہ مزار میں ہیں تو بھی کامیاب ہیں۔ اب اس کے ساتھ میں ایک دوسری حدیث پڑھنے لگا ہوں۔ حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس طرح کی زندگی گزارو گے، موت بھی ویسی ہی آئے گی اور جس طرح موت آئے گی، قیامت کے دن اُسی طرح اُٹھو گے۔“

میں آج مشائخ و علماء کی موجودگی میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت قبلہ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر سنتوں کا درس دیتے رہے، شریعت کی پابندی کا سبق پڑھاتے رہے، عقیدہ اہلسنت پر ڈٹے رہنے کا درس دیتے رہے، وہ دنیا سے گئے تو بھی آقا ﷺ کی عزت کا درس دیتے ہوئے گئے اور جب آخرت میں اُنھیں گے تو بھی محمد عربی ﷺ کی محبت کا درس دیتے ہوئے اُنھیں گے۔ سبحان اللہ

آج میں آپ سب کی موجودگی میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا بھی اس آستانہ کرم کے ساتھ تعلق غلاموں والا ہے۔ میں اپنی ذات کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت قبلہ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت قبلہ پیر سید مصمام علی شاہ بخاری

وامت برکاتہم العالیہ ہوں، ہمیں تو دونوں گنج کرم کا فیضان معلوم ہوتے ہیں۔

میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس بات کی تائید میں کس کس کا ہاتھ کھڑا ہوتا ہے۔ مجھے بھی پتہ ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو پورے زمانے کو محسوس ہوتی ہے۔ بھائی بھائی ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے درمیان کوئی بات ہو بھی جائے تو نوکروں کا کام ہوتا ہے، نوکری کرنا اور مجھے پتہ نہیں کہ میرا یہ جملہ کس کو پسند آئے اور کس کو پسند نہ آئے، ”جو مرید اولاد میں جھگڑا کروائے وہ مردود ہوتا ہے اور جو اولاد کی نوکری کرے وہی بزرگوں کو محبوب ہوتا ہے۔“

آپ نے ابھی یہاں دیکھا ہے کہ حضرت میاں محمد ابو بکر شرقپوری تشریف لائے تو سب نے کھڑے ہو کر استقبال کیا، پھر میاں محمد صالح شرقپوری صاحب تشریف لائے تو سب نے کھڑے ہو کر استقبال کیا، وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ سجادہ نشین صاحب ہوں یا سجادہ نشین صاحب کے بھائی ہوں، ان سب میں فیضان تو حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے ناں!

ہمارے لیے حضرت قبلہ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادگان، اُن کے بھائی جان، اُن کے بھتیجے اور اُن کے سارے خاندان کی عزت کرنا ہی حضرت قبلہ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اصل وفا ہے۔

یقیناً مجھے احساس ہے کہ آپ سب وفا کر رہے ہیں، ہم سب وفا کرتے ہیں اور میں ابھی باہر دیکھ کر آ رہا ہوں کہ قافلے کس طرح آرہے ہیں، میں اللہ کی عزت کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں، میرا یہ جملہ اپنے دل پر لکھ لیں کہ ”اولادِ رسول کا ادب کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوگا“ جس نے میری آواز سنی ہے وہ پھر سن لے، میں دوبارہ کہہ رہا ہوں:

”اولادِ رسول کی عزت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوگا“

میں کسی چھوٹے موٹے بندے کی بات نہیں کرنے لگا۔ میں حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی بات کر رہا ہوں جو بہت بڑے بزرگ ہیں اور اُن کی لکھی کتاب ”فصوص الحکم“ تو ہم جیسے مولوں کی سمجھ میں بھی نہیں آتی۔ اُن کے پاس ایک سید صاحب آئے اور کہنے لگے کہ

جناب مجھے اپنے بیٹے کو آپ کی شاگردی میں دینا ہے تو آپ اپنے پاس رکھیں اور پڑھادیں۔ آپ نے فرمایا، ٹھیک ہے میں پڑھا دوں گا مگر جیسے میں چاہوں گا ویسے ہی پڑھنا ہوگا۔ سید صاحب نے جواب دیا کہ جناب ویسے ہی پڑھے گا جیسے آپ پڑھائیں گے۔ سید صاحب تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد راستے میں خیال آیا کہ ذرا دیکھوں تو سہی کہ حضرت کیسے پڑھاتے ہیں میرے بیٹے کو! چنانچہ واپس آئے تو دیکھا کہ حضرت محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ نے سیدزادے کو کرسی پر بٹھایا ہوا ہے اور خود اُن کے قدم پکڑ کر کہہ رہے ہیں کہ اس طرح آپ کے جد سیدنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے۔ میں پھر دہرا دیتا ہوں۔ اُستاد صاحب، اپنے زمانے کے شیخ، حضور غوث پاک رحمہ اللہ سے فیض پانے والے، وہ سیدزادے شہزادے کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر اُسے پڑھا رہے ہیں اور تعلیم دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ کے جد امجد جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے فرمایا، جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے فرمایا۔۔۔ سید صاحب نے جب یہ ماجرہ دیکھا تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ حضرت میں نے تو آپ کو پڑھانے کے لیے گزارش کی تھی اور آپ نے بیٹے کو کرسی پر بٹھا دیا ہے اور خود پاؤں پکڑ لیے ہیں۔ آپ تو استاد ہیں۔ جناب ابن عربی رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ جناب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد کو اسی طرح ہی پڑھایا جاسکتا ہے۔

اب میں نے یہ بات کیوں آپ کو سُنائی ہے؟ یعنی جب عزت والے اُستاد، یوں عزت والے سیدزادے شاگرد کا ادب کرتے ہیں تو جو گنج کرم رحمہ اللہ کا لنگر کھانا ہو، بھلا اُسے کس طرح سے اولاد گنج کرم کا ادب کرنا چاہیے؟؟؟

ہمارے پاس یہ نسبتوں کا آجر ہے اور اللہ پاک نسبتوں کا آجر سلامت رکھے۔ میں نے اس آستانہ کرم پر سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف، حضرت قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمہ اللہ کا کئی مرتبہ خطاب سنا۔ مجھے اُن کا ایک جملہ آج تک نہیں بھولا، وہ فرماتے تھے کہ ہم تو شیر ربّانی کے منگتے ہیں۔

میں جب حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو دیکھتا ہوں تو مجھے دو باتیں اُن کی زندگی میں عروج پر دکھائی دیتی ہیں، ایک شریعت کا ادب ہے اور دوسرا نسبت کا ادب ہے۔

میں آج بھی آپ سب سے یہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان کے مشن سے وفایہ ہے کہ شریعت کا بھی ادب رہے اور نسبت کا بھی ادب رہے۔ حضراتِ محترم! اس آستانہء پاک کی ایک بہت حسین خصوصیت یہ بھی ہے کہ مولا علی پاک ﷺ کی اولاد ہیں اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ آپ نے ابھی اشارہ سنا کہ کچھ لوگ ہیں جو اہل بیت کا نام لیتے ہیں مگر صحابہ کا ذکر نہیں کرتے اور کچھ صحابہ کرام کا نام لیتے ہیں تو اہل بیت کا ذکر نہیں کرتے۔ وہ جائیں بھاڑ میں۔ اصل سُنّی وہ ہے جو دونوں کا نوکر ہے۔ ہمیں کسی احتجاج کی طرف نہیں جانا اور یہاں کا ایک پیغام ہے کیوں کہ اس آستانہ نے ہمیشہ عقیدے کی سرحد پہ پہرہ دیا ہے اور سارے آستانے ہی پہرہ دیتے ہیں۔

یہ بات ذہن میں رہے، ہم بزرگوں کے ماننے والے ہیں، ہم کٹ تو سکتے ہیں، ہم مروت سکتے ہیں مگر اَقْصَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کی تکریم نہیں چھوڑ سکتے اور ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں، ہم مروت سکتے ہیں مگر اَوْلَادِ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب نہیں چھوڑ سکتے۔

آج یہاں پر جتنے لوگ تشریف فرما ہیں، یعنی میں حاضرین آپ سے مخاطب ہوں، جو گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ کے نوکر ہونے پر ناز کرتے ہیں (میں بھی ہاتھ کھڑا کرتا ہوں) صرف وہ ہاتھ کھڑا کریں، (حاضرین نے ہاتھ کھڑا کیا)

اچھا اب پوچھا جائے کہ آپ کیوں ناز کرتے ہیں؟ جی ہمیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کے لیے قبول فرمایا۔ کوئی آپ کی اولادِ پاک کا مرید ہے یا کوئی براہِ راست آپ کا مرید ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم بہت مقدروالے ہیں کہ ہمیں حضرت نے اپنی بیعت کے لیے قبول فرمایا۔ اچھا تو جن کو گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ قبول فرمائیں، وہ تو مقدروالے ہیں اور جن کو

حضور پاک ﷺ بیعت فرمائیں؟ جن کو آقا ﷺ بیعت فرمائیں! اب جو نبی ﷺ سے ڈائریکٹ بیعت ہوئے، انہی کو تو صحابہ کہتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے گنج کرم رحمہ اللہ کی اولاد بیٹھی ہے، اس اولاد پاک کے آپ ہاتھ بھی چومتے ہیں، پاؤں بھی چومتے ہیں، وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ یہ گنج کرم رحمہ اللہ کے جگر کے ٹکڑے ہیں! سلام آپ کو۔ پھر شیر ربانی کے خاندان کی شخصیات تشریف لائیں، آپ کھڑے ہوئے کہ یہ اُنکے خاندان مبارک کے چشم و چراغ ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تمہارے بزرگوں کے جگر کے ٹکڑے ہیں، اُن کو بڑا احترام دیتے ہو، تو آپ کو پتہ ہے؟ سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا تو مصطفیٰ ﷺ کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔

کیا آپ کو پتہ ہے کہ میرے پاک نبی ﷺ نے سیدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کے بارے میں کیا فرمایا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”فاطمہ (سلام اللہ علیہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے“، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”فاطمہ (سلام اللہ علیہا) مجھ محمد (ﷺ) کا دل ہے“

اب اگلا جملہ کہنے سے پہلے میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کتنا پیار ہے، میرے نبی ﷺ نے فرمایا ”فاطمہ روحی، فاطمہ میری جان ہے“۔

بس اسی بات پر میں اپنی گفتگو کو سمیٹ دوں گا اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ پاک زہراء سلام اللہ علیہا کے ذکر پر کون سبحان اللہ کہتا ہے۔ میرا جملہ پھر سماعت کریں: ”جن کے ہر مرتبہ آنے پر میرے نبی پاک ﷺ کھڑے ہو جائیں، اُس پاک بی بی کو زہراء سلام اللہ علیہا کہتے ہیں۔ یعنی پاک زہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور میرے آقا ﷺ کھڑے ہو جائیں۔ جن کے آنے پہ حضور ﷺ کھڑے ہو جائیں وہ زہراء سلام اللہ علیہا کسی گندے کی سمجھ میں کیسے آئیں۔ جب بھی سیدہ زہراء آئیں، میرے آقا ﷺ کھڑے ہو گئے، ماتھے کو چوما، اپنی جگہ پر بٹھایا۔

میں آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف سے شبیہہ شیر ربانی اور قاسم فیضان شیر ربانی کی صدارت میں اور سادات کی موجودگی میں ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ لوگو! جناب سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کو علم کلام کی روشنی میں نہ دیکھو بلکہ میرے محمد ﷺ کے قیام کی روشنی میں دیکھو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں، ”فاطمہ میرا دل ہے، فاطمہ میری جان ہے۔ فاطمہ میری روح ہے، فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے“۔ ہم سیدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کو معصوم نہیں ماننے مگر ہم تو اتنا کہتے ہیں کہ معصوموں کے سردار کے دل کے جگر کے ٹکڑے کو سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کہتے ہیں۔

میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے حضرت کراماں والا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک میں جو نسبتوں کا ادب دیکھا ہے، اُس سے کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ قبلہ پیر جی سید مصمصام علی شاہ بخاری صاحب ایک دفعہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے، آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے جلدی جانا ہے۔ میں نے پوچھا، حضور! خیریت تو ہے؟ آپ کہنے لگے، میں کسی کو بتانا نہیں مگر آپ کو بتانا پڑے گا کہ میرے بزرگ بھی اور میں بھی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف کے احاطے میں قضائے حاجت نہیں کرتے اور میں نے چونکہ وضو کرنا ہے لہذا میں ادھر نہیں کروں گا اور یہ ہمارے بزرگوں کا معمول ہے۔ تو مجھے سمجھ آگئی کہ جو نسبتوں کا ادب کرتے ہیں، پھر عزت بھی انہی کی ہوتی ہے۔

یہ نسبتوں کے ساتھ احترام ہے اور میں نے جس بات پہ تقریر ختم کرنی ہے وہ بات یہ ہے کہ میں نے کہا کہ یہ مولا علی علیہ السلام کی اولاد ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں اور میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ جب پنجتن پاک مباہلہ کے لئے تشریف لے گئے اور میں یہ حلفاً بات کر رہا ہوں کہ کائنات کے جتنے بھی پیر ہیں وہ سارے پنجتن پاک کے فقیر ہیں۔ بہر حال جب مباہلہ کے لیے پنجتن پاک تشریف لے گئے تو تاجدار گوڑہ شریف، حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے اس پر ایک بات لکھی ہے کہ یا اللہ! تجھے اس وقت کا واسطہ ہے، جب پنجتن پاک

مباہلے کے لئے اکٹھے تشریف فرما ہوئے تھے۔ غور فرمائیں کہ بختن کا واسطہ نہیں دیا بلکہ اُس وقت کا واسطہ دیا جب مباہلہ ہوا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تاجدارِ گوثرہ رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت کا واسطہ دے رہے ہیں جب بختن پاک اکٹھے ہوئے اور اگر کوئی اللہ کریم کی بارگاہ میں بختن کا واسطہ دے تو پھر حال کیا ہوگا؟ اب واسطہ دے کر کیا عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ! تجھے اُس وقت کا واسطہ ہے کہ مجھے بھی بخش، میری برادری کو بھی بخش، میرے مریدوں کو بھی بخش اور یا اللہ! تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری امت کو بخش دے۔

تو اس بختن پاک کے گھرانے سے گنج کرم کا تعلق ہے اور حضرت صدیق اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات کر کے اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں۔ جناب صدیق اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زمانے والوں نے میرے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتے ہوئے دیکھا ہے لیکن جدا ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ غار میں بھی حضور کے ساتھ اور مزار میں بھی حضور کے ساتھ۔ وہ مولانا علی عَلَیْہِ السَّلَام کا غدار ہے جو صدیق اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے غلط نظریہ رکھے اور وہ صدیق اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غدار ہے جو مولانا علی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے غلط نظریہ رکھے اور میرا یہ جملہ سب سن لیں کہ مولانا علی عَلَیْہِ السَّلَام کے امام کو صدیق اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتے ہیں اور صدیق اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مولانا کو مولانا علی عَلَیْہِ السَّلَام کہتے ہیں۔

میں ان سارے مشائخ کی موجودگی میں، اللہ پاک کی بارگاہ میں بختن پاک کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے سارے گھرانے کی خیر فرما، نسبت زہرا علیہا السلام اور مصطفیٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، حضور قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات میں اور زیادہ بلندی عطا فرما۔ اے اللہ! اُن کے شہزادوں اور اُنکے بڑے بھائی جان اور اُن کے پورے خاندان سے ہمیں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خون، آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد اور گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح وارث سمجھ کر، ادب و احترام والا تعلق رکھنے اور نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرام والے
اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاریؒ
کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران
شمس العلماء علامہ پیر سید شمس الدین بخاری (لاہور) کا

خصوصی خطاب

انتہائی ادب و عقیدت و عزت و احترام کے لائق، تمام پاک آستانوں کے سجادہ نشینان، مشائخ عظام اور بالخصوص آستانہ پاک پاکپتن شریف، تونسہ شریف، گولڑہ پاک، شرپور شریف، تمام مشائخ کے قدموں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے میں چند معروضات پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کیونکہ آج آپ اُس ہستی کی عظمت اور شان دیکھیں گے، جن کی خاطر تمام پاک آستانوں کے جلیل القدر، عظیم المرتبت مشائخ جلوہ فرما ہوئے۔

حضرات محترم! آج ہم بہت بڑے روحانی مرکز میں حضور حجۃ الکاملین، زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، شہنشاہ ولایت، منبع ولایت، مخزن ولایت، مصدر ولایت، قاسم ولایت، سرچشمہ ولایت، غوث الاغواث، قطب الابدال، حضور گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عالی مرتبت، عالی وقار، عالی مقام شہزادگان کے اس عظیم الشان عرس پاک کی پاک محفل میں حاضری کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ فقیر عرصہ دراز سے اس پاک آستانے پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا رہا ہے اور جب تک زندگی ہے، سعادت حاصل کرتا رہوں گا۔

حضرات محترم! ہم اس پاک اجتماع، روحانی اجتماع میں جس پاک ہستی کے دیدار

سے مشرف ہوتے تھے، میری مراد حضور، نورِ نظر گنجِ کرم، لختِ جگر گنجِ کرم، وارثِ کمالاتِ گنجِ کرم، قاسمِ فیوضاتِ گنجِ کرم، پیرِ طریقتِ رہبرِ شریعت، منبعِ ولایت، فخرِ الساداتِ حضورِ قبلہ پیرِ سیدِ میرِ طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس پاک اجتماع کی زینت بنے ہوئے ہوتے تھے اور ہم اُن کا دیدار کر کے گنجِ کرم کے تمام شہزادوں کا فیض حاصل کرتے تھے۔

الحمد للہ! آج بھی حضورِ مخدوم المشائخ، نورِ نظر گنجِ کرم، اولادِ شہنشاہِ گنجِ کرم، فخرِ السادات، پیرِ طریقتِ قبلہ پیرِ سیدِ مصمام علی شاہ بخاری دامت فیوضہم جلوہ فرما ہیں اور جن کا آج بالخصوص ذکر ہو رہا ہے (یعنی حضورِ شیخ المشائخ، بابا جی سیدِ میرِ طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) اُن کے شہزادگان بھی جلوہ فرما ہیں۔ ہم اُن کا دیدار کر کے اور اُن کے برادرِ اکبر کا دیدار کر کے فیض حاصل کر رہے ہیں جو حضورِ پیرِ طریقتِ بابا جی شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار سے فیض ملتا تھا۔

حضراتِ محترم! حضورِ شیخ المشائخ، بابا جی سیدِ میرِ طیب علی شاہ بخاری قدس سرہ العزیز اُس عظیم شخصیت کا نام ہے جو ساری زندگی تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق کا نور اپنے مریدین، متوسلین، بیلویں کے دلوں میں چمکاتے ہوئے نظر آتے تھے۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں اپنے غلاموں کو اُنہوں نے ہر وقت سرشار رکھا۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقیدت اور سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعتِ کاملہ اور اتباعِ کامل کا درس دیتے رہے۔ اندازہ لگائیں جو محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبتیں پھیلا کے گئے، جنہوں نے ساری زندگی پاکیزگی کے ساتھ بسر فرمائی۔ عبادات و ریاضات کرتے ہوئے، تبلیغ کرتے ہوئے، علم پھیلاتے ہوئے، اور عشق و محبت پھیلاتے ہوئے وہ ولیِ کامل کہ جن کے چہرے کو دیکھنے سے ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حضراتِ محترم! آج دیکھو کہ اس آستانہِ پاک کے صدقے سے کتنے اولیاء ہمارے اسٹیج پر جلوہ فرما ہیں۔ یہ اہل سنت والجماعت کا طرہ امتیاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ شخصیات عطا فرمائی ہیں کہ جن کے دیدار سے ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ میں یونہی گپ نہیں لگا

رہا۔ آپ دیکھیں کہ ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے، ہمارے آقا ﷺ بیت اللہ کا طواف فرما رہے ہیں اور طواف فرماتے ہوئے ہمارے آقا نے بیت اللہ کی طرف دیکھا، فرمایا: بیت اللہ، اے کعبہ! میں تیری عظمتوں کو جانتا ہوں، میں تیری شان کو جانتا ہوں اور آج کل نبیوں کا امام، تمام انبیاء کا پیر، اللہ تعالیٰ کا حبیب تیرا طواف کر رہا ہے۔ کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ مخلوق میں تیرا مقام سب سے بلند ہو گیا، بلکہ ہمارے آقا فرماتے ہیں، ”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ولیء کامل کا مقام تجھ سے زیادہ ہے۔“

اب آپ غور کریں، کعبہ سے ولی کا مقام زیادہ ہے کیونکہ کعبہ کو نسبت تشبیہی حاصل ہے، رب نے اُسے اپنا گھر فرمایا مگر ولی وہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے جلوے ہوتے ہیں۔

کعبہ بنیا و خلیل آذراست دل گذرگا ہے جلیل اکبر است

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است دل بدست آور کہ حج اکبر است

(کعبہ کی بنیا و حضرت خلیل اللہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے رکھی مگر دل میں اللہ تعالیٰ کا گزراور بسیرا ہوتا ہے، ہزار ہا کعبہ سے ایک دل بہتر ہے، کسی دل کو خوش کر دو کہ یہ حج اکبر کے برابر ہے)

جناب بندہ! کعبہ اللہ کی پاک صفات کا مظہر نہیں لیکن اللہ کا پاک بندہ، اللہ کا ولی، اللہ کی ذات و صفات کا مظہر ہوتا ہے۔ کمالاتِ الوہیت اس کے پیارے بندوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔ حضراتِ محترم! اسی لیے فرمایا: کعبہ! تجھ سے میری امت کے ولی کا مقام زیادہ ہے۔ اب آپ دیکھیں حدیث پاک کا مفہوم ہے، فرمایا ”جس مومن نے، جس صحیح العقیدہ نے، جس عاشق نے کعبہ کو دیکھا، اب یہ نہیں کہ ہر دیکھنے والا شامل ہے بلکہ قید لگائی ہے کہ جس نے کعبہ کو ایمان کے ساتھ اور تصدیقِ قلب کے ساتھ دیکھا، یعنی مومن ہو اور مومن وہ ہو جو تصدیقِ قلبی والا ہوتا ہے۔ جس کا دل تصدیق کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور خاتمیتِ نبوت کی تصدیق دل جب کرتا ہے تو وہ مومن ہے اور کامل مومن کا مقام

بتانے کے لیے فرمایا: ”جس مومن نے کعبہ کو عقیدت کے ساتھ دیکھا، وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے“، اور آقا ﷺ نے فرمایا: کعبہ سے ولی افضل ہے، تو اگر کعبہ کے دیدار سے گناہ معاف ہوتے ہیں تو پھر بتاؤ کہ ولی کے دیدار سے کیا ہوتا ہوگا۔ اس لئے جب ولیء کامل کا دیدار ہوتا ہے تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں، وہ کوئی بھی ولی ہو لیکن میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر کوئی ولی بھی ہو اور پھر سید بھی ہو، تو سید ولی کو دیکھنے سے صرف گناہ معاف نہیں ہوتے، بلکہ خاتمہ ایمان پر ہونے کی ضمانت ہمارے آقا ﷺ دیتے ہیں۔ یعنی جو کسی سید ولیء کامل کو دیکھے گا پھر اُس کو جب موت آئے گی تو خاتمہ ایمان پہ ہوگا۔ مگر دیکھنے سے مراد یہ نہیں کہ کوئی گھور کر دیکھے یا دل میں بغض رکھ کر دیکھے، ہرگز نہیں! بلکہ زیارت کی نیت سے دیکھے، محبت کے ساتھ دیکھے، عقیدت کے ساتھ دیکھے، سید ولی کو دیکھے۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ جناب یہ کیا بات ہوئی کہ سید ولی کو اگر کوئی دیکھے تو اُس سے گناہ معاف ہوتے ہیں! اور خاتمہ بھی ایمان پر ہونے کی ضمانت مل جائے! بھی آپ دیکھیں کہ کیا سرکار ﷺ کی ضمانت نہیں ہے؟ من زارا قبری، وجبت لہو شفاعتی۔ جس کسی نے میرے روضہء انور کی زیارت کی۔ اب یہاں دیکھنے کی بات نہیں کی یعنی من نظرا (کہ جس نے دیکھ لیا) نہیں فرمایا، من جاء الی قبری (یعنی جو میری قبر پر آ گیا) نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ من زارا، یعنی گھر سے چلے، مدینہ منورہ آئے، گنبدِ خضریٰ کی زیارت کی نیت سے آئے، زیارت کے لیے جب اُس کی نظر پڑے گی تو وجبت لہو شفاعتی تو میری شفاعت اُس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

حضرات محترم! اب آپ غور کیجئے کہ شفاعت کا مستحق صرف مومن ہے، کوئی منافق، کوئی گستاخ، کوئی بد عقیدہ شفاعت کا اہل نہیں۔ تو جب شفاعت واجب ہو گئی تو وجوب شفاعت کا تقاضہ یہ ہے کہ گنبدِ خضریٰ کا دیدار کرنے والے مومن کو جب موت آئے گی تو خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ قیامت والے دن جب اُٹھے گا تو میرے آقا ﷺ کی شفاعت کا حق دار

ہوگا۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ روضہ پاک کو یہ عظمت کیوں حاصل ہے؟ کیونکہ ہمارے آقا ﷺ اُس گنبدِ خضریٰ کے اندر جلوہ فرما ہیں اور گنبدِ خضریٰ کو میرے آقا کے ساتھ بیرونی نسبت حاصل ہے، میرے آقا ﷺ کا خون گنبدِ خضریٰ میں نہیں ہے، تو جناب جس کو بیرونی نسبت حاصل ہے اور اُس کے دیدار سے خاتمہ ایمان پر ہونے کی ضمانت ملتی ہے، شفاعت واجب ہوتی ہے، میں آپ سب سے پوچھتا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ جناب بندہ! جس کے جسم کے اندر خونِ مصطفیٰ ﷺ ہو؟ سید کون ہے؟ صحیح النسب سید کی بات کر رہا ہوں۔ کسی اور کی بات نہیں کر رہا، بناوٹی سیدوں کی بات نہیں کر رہا، جو سید بنا ہوا ہو، اُس کی بات نہیں کر رہا۔ تاہم جناب اگر اجداد میں کمال ہو تو ولایت میں سیدوں سے مقام بڑا ہو سکتا ہے۔ آپ پاکتین شریف کے غوثِ دوراں کو دیکھیں، ان کا کتنا مقام ہے اور ان کے در پہ کتنے سید جھک رہے ہیں۔ آپ جن کے عرس پاک پہ آئے ہیں، یہ صحیح النسب حسینی سید بخاری ہیں لیکن فیض حاصل کرنے کے لئے تو شرقِ پور شریف ہی پہنچے ناں! جہاں شرقِ پور شریف کے کامل حضور شیرِ ربانی کی بارگاہ میں پہنچے، وہاں سے فیض لیا اور رب العالمین جلشانہ کا کرم جس پر ہو جائے۔ بہر حال میں یہاں پر صحیح النسب سید کی بات کر رہا ہوں۔ مطلقاً سید کی بات کر رہا ہوں یعنی اگر بابا جی سید میرٹب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی سید ہو، اُس کا مقام بلند ہے، ارفع ہے، اعلیٰ ہے، خدا کی قسم! اُن کا دیدار کرنے سے گناہ معاف بھی ہوتے ہیں اور آخرت سنورتی بھی ہے۔

کون ہے صحیح النسب سید؟ جب پشتِ علی علیہ السلام کی ہو، بدن سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کا ہو، اولادِ مصطفیٰ ﷺ کی ہو۔ علی پاک علیہ السلام کی وہ اولاد جو سیدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کے بطنِ اطہر سے آئی ہو اور ان پاک نفوس کی عظمت و شان تو آپ کو خطیب العصر، جن پر خطابت ناز کرتی ہے یعنی علامہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب سنا گئے ہیں، میں تو صرف اشارہ کر رہا ہوں اور عقیدت کی وجہ سے یہاں حاضر ہوا ہوں۔

میں پندرہ دن سے بیمار تھا اور بیماری کی کیفیت میں پڑا تھا لیکن حضور سجادہ نشین صاحب (یعنی پیر سید شہر یار بخاری) جلوہ فرما ہیں، اُن کا حکم ہوا تو ہمارے لئے اُن کا حکم سر آنکھوں پر ہے۔ ہم ان کے غلام تھے، غلام ہیں، غلام رہیں گے۔ بہر حال عرض یہ کر رہا ہوں کہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ زمین میں چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس زمین کے گناہگاروں کے برابر گناہ کسی کے پاس ہوں تو پھر بھی میں ان کی شفاعت ضرور کروں گا۔ پوچھا گیا کہ حضور وہ کون ہے؟ اب یہاں عظمتِ سادات سن کر کسی کے دل میں تنگی پیدا ہو، وہ اپنے ایمان کی خیر منائے، وہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محب نہیں ہے جو نبی کی نسل پاک سے محبت نہیں کرتا۔ پوچھو بریلی کے تاجدار سے، آپ فرماتے ہیں کہ تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا، تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا۔ محبتِ اولاد تو بہت بڑی چیز ہے، ہم اہل سنت و جماعت میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کو اپنے سروں کا تاج سمجھتے ہیں، آپ کی اہلیت کو آنکھوں کا نور سمجھتے ہیں، ہمیں تو ہمارے مشائخ نے یہ درس دیا ہے کہ میرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی کے کتوں سے بھی ہم پیار کرتے ہیں

یک جاں چہ کند سعدی مسکین کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس زمین کے گناہگاروں کے برابر گناہ کسی کے پاس ہوں تو پھر بھی میں ان کی شفاعت ضرور کروں گا۔ پوچھا گیا کہ حضور وہ کون ہے؟ فرمایا، جو میری اولاد کی عزت کرتا ہے۔ جو کتا سادات پر بھونکے وہ کوئی عاشق نہیں، وہ مردود ہے جو سیدوں کی توہین کر کے کہے کہ میں ناموس رسالت کا محافظ ہوں، سیدہ بی بی پاک سلام اللہ علیہا کی عزت تو بہت بلند ہے، ارے اُن کی نسل پاک کا بے ادب کتا بھی جہنمی ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو میری اولاد کی تعظیم کرتا ہے میں اُس کی شفاعت ضرور کروں گا، دوسرا کون ہے؟ فرمایا جو اُن کے کاموں میں بھاگ دوڑ کرتا ہو، اب

میں آپ سب کو کیوں نہ مبارک باد دوں جیسے یہ ڈاکٹر صاحب کراچی سے آتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں، میرے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت تمہارے اوپر واجب ہے، تمہیں موت آئے گی اور تمہارا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور فرمایا جو اُن کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے، اُس کی بھی میں شفاعت کروں گا اور جودل میں بھی اُن کی محبت رکھے اور زبان سے بھی محبت کرے تو اُس کی بھی شفاعت کروں گا۔ تو پھر جو پیر کامل بھی ہوں، سید بھی ہوں، جن کی ادا میں میرے آقا کی سنتوں کی مظہر ہوں، جن کے جد امجد وقت کے غوث ہوں اور اپنے جد امجد اور آباؤ اجداد کے پیارے طریقوں کو بھی اپنایا ہوا ہو تو اُن کا مقام کیا ہوگا؟ جناب بندہ! اُن کا مقام کیسا ہوگا۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ وہ عالم قبر میں جانے کے بعد بیٹھے کہاں ہیں؟ حضور قبلہ بابا جی میر طیب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہاں بیٹھے ہیں؟ جہاں گنج کرم بیٹھے ہیں، جہاں ان کے شہزادگان بیٹھے ہیں کیونکہ قرآن کی بات کر رہا ہوں کہ ”وہ لوگ جو مومن ہیں اور وہ اولاد بھی مومن ہو تو فرمایا ہم انکے ساتھ ان کی اولاد کو ملا دیتے ہیں۔“

سید صحیح النسب تو اولاد رسول ﷺ ہے، اولاد علی علیہ السلام ہے۔ جہاں رسول اللہ ﷺ ہوں گے، وہاں یہ سادات بھی سرکار کے صدقے سے موجود ہوں گے اور عالم برزخ میں اپنے والدین کے ساتھ جلوہ فرما ہوتے ہیں تو بتاؤ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام کہاں ہے؟ کتنا بلند ہے؟ تو پھر ہمارے پیر بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کا مقام کتنا بلند و بالا ہے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! ان سارے پاک مشائخ کا صدقہ اور پاک آستانوں کے یہ چمکتے ہوئے ہیرے جو ہمارے سامنے جلوہ فرما ہیں، ان کے فیوضات سے بھی ہمیں مستفید فرما اور گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے ان کے شہزادگان کی نگاہ کرم سے اور حضور شیخ المشائخ، بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے ہمیں نواز۔ اللہ کریم ان کے شہزادوں کو قائم رکھے اور ان کے برادر اکبر (بابا جی پیر سید مصمص علی شاہ بخاری) کا سایہ ہمارے سر پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرام والے
اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاریؒ
کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران
مخدوم المشائخ، باباجی پیر سید صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی کا

خصوصی خطاب

علماء کرام، حضرات گرامی اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بلی جہاں بھی موجود
ہیں، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انتہائی مختصر وقت میں چند باتیں نسبت اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے متعلق عرض کر کے اجازت چاہوں گا۔

چونکہ آج عرس شریف کی محفل کے علاوہ میرے چھوٹے بھائی پیر سید میر طیب علی شاہ
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم چہلم بھی ہے تو سب سے پہلے آج میرا فرض بنتا ہے کہ میں اپنی طرف
سے، اپنے خاندان، بھتیجے اور اپنی بہنوں کی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کروں کہ آپ سب
ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہمیشہ کی طرح آپ نے ہمارے ساتھ بے لوث محبت کا اظہار کیا
ہے۔ آپ سب کا یہاں آنا ہمارے لئے باعث تقویت ہے اور باعث عزت ہے۔ اگر ہم
جسمانی اولاد ہیں تو آپ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی اولاد ہیں مزید یہ کہ پاکستان کے تمام
آستانے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے سب نے مہربانی فرمائی۔

میں نے صرف دو چار ضروری باتیں عرض کرنی ہیں۔ آج آپ لوگ (وابستگان
حاضرین) یہاں تشریف لائے، میرا اور میرے بھائی کی اولاد کا آپ سب سے جو رشتہ ہے،
اُس میں سب سے مضبوط رشتہ وہ ہے جو گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے ہے۔

میں اپنی ذات کے حوالے سے ایک چیز عرض کر دوں کہ بعض اوقات ظاہری طور پر نظر نہیں آتا کہ میں کیا کام کر رہا ہوں لیکن بزرگوں نے ڈیوٹیاں لگائی ہوتی ہیں، وہ میں بچپن سے لے کر آج تک نبھار رہا ہوں اور نبھاتا رہوں گا۔ آج ۴۰ سے زیادہ سال گزر گئے، میرے والد گرامی بیمار تھے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں دبا رہا تھا، اُس دوران مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا۔ جب میں سو گیا اور صبح نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے مجھے اُٹھایا، جب کہ نماز قضاء ہو گئی تھی تو مجھے کہنے لگے کہ ادھر مت سویا کرو، گھر جا کہ سویا کرو۔

ہم پیچھے سے فیروز پور کے رہنے والے ہیں، اس لیے ہمارا گھر ادھر بھی تھا۔ اس وقت مجھے بات سمجھ نہیں آئی، بعد میں جب اباجی تشریف لے گئے، پھر بھائی جان (یعنی پیر سید غفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) اور تایا جان (یعنی بابا جی پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) بھی تشریف لے گئے (یعنی وصال ہو گیا) تو ہم دونوں بھائیوں کو شرق پور تشریف بلا کر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ جا کر سلسلے کا کام کریں۔ ہم جب واپس آئے تو میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ سلسلہ کا کام کریں کیونکہ میں اپنی ذات کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔ میں پچھلے دنوں سوچ رہا تھا کہ 47 سال ہو گئے ہیں اور وہ وقت پھر آ گیا ہے جس کا اباجی نے حکم دیا تھا۔ اب پھر وہ وقت آ گیا ہے۔ جب یہ وقت آتا ہے تو بہت سارے لوگ کئی طرح کی باتیں کرتے ہیں، میں کسی کی بات کا کوئی جواب نہیں دوں گا اور نہ ہی میرے خاندان کا کوئی فرد جواب دے گا۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ میرا بھائی (یعنی بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) اپنے دو بیٹے چھوڑ کر گیا، ایک سید محمد میرام اور دوسرا سید شہر یار۔ اللہ نے مجھے دوا نکھیں دی ہیں اور یہ دونوں میری آنکھوں کا نور ہیں اور اب میں نسبت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ اللہ نے مجھے ایک بیٹا تو دیا ہے (یعنی صاحبزادہ پیر سید محمد حسان بخاری) اور یہ دونوں بھی میرے بیٹے ہیں۔ یہ دونوں میرا بہت ادب کرتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں۔

میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضور اعلیٰ گنج کرم، میرے دادا جی پیر سید محمد اسماعیل

شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرکار شرقیہ شریف بیعت ہوئے تو جیسا کہ مجھ سے پہلے علامہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب نے بڑی خوبصورت بات کہی کہ حضرت صاحب گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کا نسب یعنی خاندان مولاعلی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے اور جو طریقت کا سلسلہ ہے وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ بہر کیف حضرت میاں صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا۔

اب آپ میں بھی سفید داڑھیوں والے کم رہ گئے ہیں زیادہ تر وہ ہیں جو ہماری عمر سے چھوٹے ہیں۔ آجکل لوگوں میں ریاکاری کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ شرقیہ شریف کے سلسلہ اور کرمان والا شریف کے ساتھ لوگوں کا ریا نہیں ہے بلکہ اللہ نے سادگی میں ہی ہمارے اوپر کرم فرمایا ہے۔ حضرت صاحب کرمان والا رحمۃ اللہ علیہ کبھی آگے نہیں چلتے تھے بلکہ درویشوں کی طرح پیچھے چلتے تھے کہ میں پہچانا نہ جاؤں۔ ایک دفعہ سیٹھ محمد شفیع صاحب نے حضرت صاحب کرمان والا رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ پیچھے چلتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی آپ کو پہچان لیتے ہیں تو آپ نے فرمایا، سیٹھ جی! میں تو اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہوں لیکن اللہ کریم سب کو بتا دیتا ہے کہ میرا بندہ جا رہا ہے۔

میں قربان جاؤں اپنے آقا حضرت میاں شیر محمد شرقیہ شریف رحمۃ اللہ علیہ، غوث الاغواث، قطبوں کے قطب اور آپ کی ولایت کی روشنی ہر اُس جگہ پر ہے جہاں آپ تشریف لے کر گئے۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ طریقت کیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”ادب“۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ طریقت میں وہ ہی رہ سکتا ہے جو ادب کرے، جو ادب نہیں کر سکتا وہ طریقت میں بھی نہیں رہ سکتا۔ جو ادب کرے گا اُس کی مراد بھی پوری ہوگی۔

ایک دفعہ مولانا کوکب نورانی کے والد محترم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب، گنج کرم حضرت صاحب کرمان والا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے تو بغداد شریف کی تسبیح لے کر آئے اور کہنے لگے کہ میں یہ تسبیح بطور تبرک آپ کے لئے لایا ہوں۔ اُس تسبیح کے اندر دیکھو تو ایک طرف کعبہ نظر آتا تھا اور دوسری طرف مدینہ پاک۔ جب حضرت صاحب کرمان والا رحمۃ اللہ علیہ

کو مولانا شفیق اوکاڑوی صاحب نے تسبیح دے کر کہا کہ اس کے اندر دیکھیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا، مولوی صاحب! مجھے تو اس میں شرف پور شریف نظر آرہا ہے۔ اب اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انہیں مدینہ شریف نظر نہیں آیا، بلکہ اس میں میرے اور آپ کے لئے یہ سبق ہے کہ اگر مدینہ شریف جانا ہے تو شرف پور شریف کے راستے سے جاسکتے ہیں۔ شرف پور شریف سے ہو کر جائیں گے تو ہماری حاضری قبول ہوگی۔

میں 1990ء میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرکار کے عرس مبارک پر گیا، ہمارا قافلہ داتا صاحب کے دربار سے روانہ ہوا اور مجھے اس قافلے کا صدر بنادیا گیا اور جو انتظام تھے مجھے دیے گئے۔ مجھے پیٹ کا مسئلہ تھا تو ادھر مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کا دروازہ بند کر دیتے تھے، اب وہ ہمیں باہر نہ جانے دیں۔ اگلی شام میں نے ایک بندے سے کہا کہ مجھے تکلیف بھی ہوتی ہے اور وضو بھی کرنا ہوتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ رام پور چلیں جائیں، مجھے معلوم نہیں تھا کہ رام پور والے پیر صاحب بھی مکان شریف سے فیضاب ہیں۔ جس طرح حاجی شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ طریقت میں ہمارے شہنشاہ ہیں، حضرت میاں صاحب کے دادا مرشد تھے۔ وہ حاجی شاہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیضاب تھے۔ میں وہاں چلا گیا اور صف میں بیٹھ گیا۔ انھوں نے مجھے بلالیا اور کہا صاحبزادے! میرے ساتھ اوپر بیٹھ جاؤ۔ وہ مجھے جانتے نہیں تھے، بہر حال میں اُن کے ساتھ اوپر بیٹھ گیا۔ اب میں لڑکپن میں تھا اور مجھے اپنے اعمال کی وجہ سے ڈر بھی لگے لیکن وہ مجھے کہنے لگے کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ اوکاڑہ شہر ہے پاکستان میں اور پنجاب کا رہنے والا ہوں، ادھر سے آیا ہوں۔ یہ سُن کر انھوں نے میرا ماتھا چوما اور کہنے لگے، آپ کی تکلیف دور ہو جائے گی حالانکہ میں نے کوئی بات نہیں بتائی۔ بہر حال مجھ جیسے گنہگار آدمی کو کس نے پہچانا تھا؟ اگر میں پہچانا گیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے پہچانا گیا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نسبت شرف پور شریف سے عطا ہوئی۔

شیطان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا لیکن جب ادب کے دائرے سے نکلا تو شیطان بن

گیا۔ میں نے یہ بات اباجی سے بھی سنی اور تایاجی سے بھی سنی کہ حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف جاتے تھے تو باہر ایک کنواں تھا جہاں آپ قیام فرماتے۔ کسی نے کہا کہ آپ اتنی دور سے چل کر کیوں آتے ہیں تو کہنے لگے میں اس جگہ پہ وضو نہیں کر سکتا۔ میں شرقپور شریف میں رفع حاجت نہیں کر سکتا، اب آپ دیکھیں سرکار کا ادب کتنا کرتے تھے۔ میں آپ سب کو ایک ہی بات کہوں گا کہ ادب کا دامن نہ چھوڑیں۔

دوسری بات میں یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ بچپن سے مجھے اور بھائی میر طیب کو اباجی کی طرف سے حکم ہوتا تھا کہ شرقپور شریف اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جایا کرو اور مجھے یاد ہے کہ میرے ماموں پیر سید باقر علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیا نوالہ شریف ہم دونوں بھائیوں کو حضرت میاں حافظ القاری محمد ابو بکر شرقپوری صاحب کے والد گرامی کے پاس شرقپور شریف لے گئے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہم دونوں بھائیوں کو پرانی مسجد شریف میں بیعت فرمایا اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آپ دونوں کو اس بات کا علم ہے کہ آپ کس کی اولاد ہیں؟ ہم خاموش رہے تو پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ آپ کے دادا جی (گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ) حضور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے۔

شرقپور شریف کا ایک ایک ذرہ ہمارے سر کا تاج ہے لہذا بیلو! بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ جتنا بھی فیض ملنا ہے اُدھر سے ہی ملنا ہے۔ ایک اور بات عرض کروں گا کہ جس شخص کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہے، اُسے ضرور اباجی (یعنی باباجی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی محبت ہے، تایاجی (یعنی باباجی پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی محبت ہے، اب جسے پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہے تو اُن کا فرض ہے کہ اُن کی اولاد سے بھی محبت کرے۔ یہ سید میرام بخاری اور سید شہریار بخاری دونوں موجود ہیں، جو ان کے ساتھ محبت نہیں کرتا وہ اپنی سمت درست کرے۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکر گزار ہوں، جتنے بھی بیلی اور سجادگان، علماء کرام یہاں تشریف لائے۔

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والے
اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری
کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران
حافظ القاری میاں محمد ابوبکر شر قپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف کا

خصوصی اختتامی بیان

تمام حمد و ثناء، اللہ وحدہ لا شریک ذات کے لیے جو ساری کائنات کا خالق بھی ہے اور رازق بھی ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ اُس کے حکم کا محتاج ہے، اُس کی رضا، اُس کی مرضی، اُس کی اجازت کے بغیر پوری کائنات سے ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔

درود لا محدود، تاجدارِ عرب و عجم، تاجدارِ انبیاء، محبوبِ کبریا، جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں، کہ آپ کے وسیلہ سے اس ساری کائنات کی تخلیق فرمائی گئی۔

آج کی یہ محفلِ پاک، یہ نشست، یہ اجتماع، عرسِ پاک اور اُس کی آخری نشست ہے اور حضور قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چہلمِ پاک کی محفل بھی ہے۔

میں چند باتیں تصوف اور نسبت کے حوالے سے آپ احباب کے سامنے عرض کروں گا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہر جگہ اور ہر موقع پہ شری بھی ہوتا ہے اور حق بھی ہوتا ہے۔

میرے پیر طریقت، جد امجد، اعلیٰ حضرت حضور قبلہ غوثِ زماں میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی زندگی کے آخری ایام میں علیل تھے یعنی جس وقت حالتِ علالت میں تھے تو کچھ بلی

جو آپ کی خدمت میں رہتے تھے، اور بہت قریبی تھے، اُن پر نفس حاوی ہوا۔ یہ نفس جو ہے، اس کی کئی کیفیات ہیں، مثلاً نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ، نفسِ مطمئنہ اور پھر نفسِ راضیہ مرضیہ جو کہ علماء سے آپ سنتے رہتے ہیں تو جو امارہ اور لوامہ والی کیفیات ہیں، وہ بندے کو برائی کی طرف لے کر جاتی ہیں اور اگر کسی کو نفسِ مطمئنہ یا نفسِ راضیہ مرضیہ حاصل ہو جائے تو بندے کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ اب وہ جو حضور میاں صاحب رحمہ اللہ کے قریب اور خدمت میں تھے، اُن پر نفسِ امارہ نے غلبہ کیا اور یہ سب جانتے تھے کہ حضور قبلہ شیر ربّانی رحمہ اللہ کی اولادِ مزینہ نہیں تھی۔ آپ کے جو صاحبزادے تھے، وہ (سنت کے مطابق یعنی جس طرح حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبزادے بچپن میں وصال فرما گئے) وہ بھی بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے تو آپ کی زوجہ محترمہ اُمّان جی قبلہ کا بھی جلد وصال ہو گیا تھا اور آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔ اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹے کا وصال ہوا اور بیٹی کا وصال بھی آپ کی زندگی میں ہی ہو گیا، آپ نے دوسری شادی نہیں کی اور اولادِ مزینہ (حیات) نہیں تھی تو جو قریبی بلی خدمت میں رہتے تھے، اُن کو نفس نے اُبھارا کہ اب آپ کے بعد (یعنی حضور میاں شیر محمد شریقپوری رحمہ اللہ اپنے وصال کے بعد) ہمیں کچھ حکم کریں گے (یعنی اپنے بعد کوئی انعام یا عہدہ دیں گے)، کیوں کہ ہم آپ کی خدمت بھی کرتے ہیں اور دن رات آپ کے پاس بھی ہوتے ہیں تو انہوں نے تھک ہار کر پوچھ ہی لیا، صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا یعنی جواب دے گیا تو انہوں نے حضور قبلہ شیر ربّانی رحمہ اللہ سے آپ کے آخری آیام کے دوران پوچھا کہ حضور! آپ کے بعد آستانے کا کام کون کرے گا؟ چونکہ پوچھنے والوں کے دل میں تھا کہ حضور ہم میں سے کسی کا نام لیں گے۔ اب میں اُس کا نام نہیں لوں گا، مجھے پتہ ہے، معلوم ہے کہ وہ کون تھا لیکن بہر حال نام کا پردہ رکھنا اچھا ہوتا ہے اور ہم سب کو سینہ بہ سینہ یہ باتیں معلوم ہیں۔ بہر کیف اُس بندے نے (جو آپ کے قریب تھا) پوچھا کہ حضور آپ کے بعد اب کون آپ کی نشست پہ بیٹھے گا؟ تو آپ نے فرمایا، میرے بعد میری نشست پہ میرا چھوٹا بھائی غلام اللہ بیٹھے گا۔ جن کو ہم حضور ثانی لاٹانی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اب اُن کی پھر تسلی نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ وہ تو ابھی جوان ہیں، ان کی عمر تو جوانی والی ہے، وہ کیسے ان معاملات کو سنبھالیں گے؟ تو کیا آپ کسی اور کو بھی کچھ دیں گے؟ آپ نے پنجابی زبان میں جواب دیتے ہوئے جملہ بولا، جونگ دینا ایں، غلام اللہ نوں ای دینا ایں تے گوڈا مار کے دینا ایں (”یعنی جو کچھ دینا ہے، غلام اللہ کو ہی دینا ہے اور سختی کے ساتھ دینا ہے۔“) یہ بڑا اہم جملہ ہے اور ہمارے علاقے کی بولی کے مطابق دینا ہی غلام اللہ کو ہے کوئی روک کے تو دکھائے۔ بہر حال قریب رہنے والے کئی مرتبہ نفس کے تابع ہو کر بدخواہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اُس بندے کا بھی انجام بہت بُرا ہوا۔

قریب رہنے والے کئی مرتبہ ایسی آسیں لگا کر بیٹھ جاتے ہیں، جس کے نہ وہ اہل ہوتے ہیں اور نہ اُن کے اندر کوئی ایسی اہلیت یا معاملہ ہوتا ہے تو وہ نفس کے تابع ہو کر اس طرح کے معاملات سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ طریقت کے اندر اس طرح کی خواہش کا ہونا بھی طریقت کے خلاف ہے۔ جسے خلافت دی گئی، جسے اجازت دی گئی اسے اس کی تمنا نہیں تھی مگر اسے حکماً کہا گیا کہ یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ یہ منصب تمنا سے نہیں ملتا بلکہ اللہ کی عطا، مرضی، رضا اور رسول اللہ ﷺ کے اِذن سے ملتا ہے۔ تمنا والے پیچھے رہ جاتے ہیں، ریا کاری میں سارا معاملہ آ جاتا ہے اور اُن کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

اگلی بات کہ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام تھا؟ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے خلیفہ کے بارے میں بتاتا ہوں، ہم ادب کی وجہ سے اُن کا ذکر کم کرتے ہیں۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تھی اور خواجہ صاحب کی بیعت پیر سید امام علی شاہ صاحب مکان شریف والے رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تھی، جو کہ مکان شریف والے حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین تھے۔ بابا جی امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی پٹھان کوٹ ہی کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر کوٹلہ شریف آئے تھے۔ جس وقت پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی

امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو کوئلہ شریف بھیجا تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ابھی ولادت نہیں ہوئی تھی۔ پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرمائی بلکہ حکم فرمایا کہ امیر علی! آپ کی ڈیوٹی کوئلہ شریف میں ہے (جہاں پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زمینیں بھی تھیں) اور دوسری ڈیوٹی یہ ہے کہ قریب ہی ایک قصبہ شرق پور شریف ہے، وہاں آتے جاتے رہنا، وہاں ایک مردِ کامل پیدا ہونے والا ہے، ایک ولیء کامل پیدا ہونے والا ہے (ابھی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا نہیں ہوئے) یعنی آپ نے پہلے ہی بشارت دے دی۔ اور فرمایا اُس کی نگرانی بھی کرنا اور نگہبانی بھی کرنا، سلسلہ میں شامل بھی کرنا اور خلافت بھی دینا۔ اُس کی وجہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو بہت عروج ملے گا اور بابا جی امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے اُنہی احکامات کے تابع تمام معاملات فرمائے۔ اب پیر سید امام علی شاہ صاحب کے بعد آپ کی تیسری اولاد میں سے آپ کے صاحبزادے میر سید صادق علی شاہ صاحب آپ کے جانشین بھی بنے اور اُن کے جانشین میر بارک اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بنے اور تیسرے نمبر پر پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب تھے۔ اب ہوا یوں کہ پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب شرق پور شریف آئے اور انہوں نے اعلیٰ حضرت حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کے سب سے پہلے خلیفہ بھی بنے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے سلسلہ کے کام کی اجازت اُن کو عطا فرمائی حالانکہ اُن کا تعلق اور اُن کا نسب (خود حضرت میاں صاحب شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد) حضرت پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا تھا۔

تو بتانے کا مقصد یہ ہے کہ تصوف کے معاملات ہم نہیں سمجھتے۔ جب کہ ہم تو بس یہی سوچتے اور سمجھتے ہیں کہ بھلا یہ کیسے ہو گیا؟ وہ تو مرید تھے اور پھر بعد میں ان کے آگے مرید ہو گئے۔ یہ باتیں نہ آپ کے سوچنے کی ہیں اور نہ سمجھنے کی ہیں نہ آپ کی اس طرف توجہ جانی چاہیے۔ تصوف کے معاملات کچھ اور ہوتے ہیں اور یہ وہی جانتے ہیں جن کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

اب اگلی بات جو پیر سید مصصام علی شاہ صاحب نے کہی ہے (یعنی پیر سید مصصام علی

شاہ بخاری مدظلہ العالی نے اپنی گفتگو میں کہا تھا کہ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی اصل بیعت حضرت میاں شیر محمد شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر تھی (یعنی کہ حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب شرق پور شریف بیعت ہو گئے تو اُن کو اس امر کا بہت واضح اشارہ ملا تھا اور میں اُس پوری بات کو اچھی طرح جانتا ہوں اور یہاں صاحب خانہ (یعنی خانوادہ حضرت کرماں والا شریف) بھی بخوبی جانتے ہیں کہ جب حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ شرق پور شریف، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کیلئے گئے تو اُس سے پہلے کبھی شرق پور شریف نہیں گئے تھے۔ اب وہ درمیان والی بات میں بتاتا ہوں کہ جو حضرت شاہ صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کو کسی طرف سے حکم ملا تھا کہ ”شرق پور شریف وچ تیرا فیض اے تینوں اوتھوں ملنا اے“۔ چنانچہ قبلہ شاہ صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ جب شرق پور شریف کی طرف جارہے تھے تو فیروز پور اسٹیشن سے آپ رائیونڈ اسٹیشن پر آئے اور پھر کوئی 10, 11 میل کا پیدل سفر ہے جس کے لیے دریا سے گزرنا پڑتا ہے اور راستے میں جنگل بھی آتا ہے۔ جنگل سے گزر کر آپ پیدل ہی آرہے تھے۔ شرق پور شریف آپ نے دیکھا نہیں تھا کیوں کہ آپ کو تو بھیجا گیا تھا کہ چلو تمہارا فیض وہاں پر ہے، تمہارا حصہ وہاں پر ہے۔ آپ نے جو پاؤں میں جوتا پہنا ہوا تھا، وہ بھی ٹوٹ گیا (کیوں کہ ہاتھ سے بنا ہوا جوتا تھا)۔ تو آپ نے وہ جوتا اُتار دیا اور ننگے پاؤں چلنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑا سا مزید چلے یعنی کوئی سویا دو سو میٹر تو جنگل کی طرف سے دیکھا کہ سامنے ایک بابا جی آرہے ہیں، جن کی داڑھی کچھ کالی ہے کچھ سفید اور چادر لپیٹی ہوئی ہے۔ جب قریب آئے تو انہوں چادر کے اندر سے ایک جوتا نکالا اور کہنے لگے بلیا! ننگے پاؤں آرہے ہو، جوتا بھی نہیں پہنا ہوا، یہ جوتا پہن کر دیکھو کیا ناپ میں پورا ہے؟ کہتے ہیں جب میں نے جوتا پہنا تو مجھے ایسا لگا جیسے موچی نے میرے ناپ کے مطابق سلائی کی ہوئی ہے، میں نے لے لیا۔ کہنے لگے، آپ اسے پہن لو اور ننگے پاؤں نہ چلو۔ اب اصل امتحان شروع ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں جارہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں شرق پور شریف حضرت میاں شیر محمد صاحب

کو ملنے جا رہا ہوں تو بابا جی کہنے لگے، کہاں جا رہے ہو! وہ تو فراڈیا ہے، ٹھگ ہے، لوگوں کی جیبوں پر اس کی نظر ہوتی ہے۔ آپ کدھر جا رہے ہو! تو شاہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنا جوتا اُتار کر اس بزرگ کو واپس کر دیا کہ آپ اپنا جوتا واپس رکھ لیں، مجھے آپ کا جوتا نہیں چاہئے۔ میں تو جاؤں گا کیونکہ مجھے حکم بڑا سخت ہوا ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ اچھا! جوتا آپ کا ہی ہے، آپ پہن کر رکھیں، میرا کام آپ کو بتانا تھا، باقی آپ کی اپنی مرضی ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں جب میں شرفیور شریف پہنچا تو پوچھ کر حضور میاں شیر محمد شرفیوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس (میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہر میں اپنے پرانے گھر کی بیٹھک میں تشریف فرما تھے) جہاں آپ کی نشست ہوتی تھی، اُدھر پہنچ گیا۔ جب میں دروازے سے اندر داخل ہوا تو سامنے وہی بابا جی بیٹھے تھے جنہوں نے کہا تھا کہ وہ تو ٹھگ ہے، تم اس کے پاس کیا لینے جا رہے ہو؟ انہوں نے مسکرا کر دیکھا اور فرمایا، اچھا نہیں رُکے پھر؟ آگئے ہو، اچھا چلو آ جاؤ پھر جب آ ہی گئے ہو! دراصل وہ اُن کے لیے امتحان تھا۔ اس لیے خود تشریف لے کر گئے کیونکہ پتہ تھا کہ جوتا ٹوٹ گیا ہے اور پہنایا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا ادب کیا کہ ننگے پاؤں کیوں آرہے ہیں۔ اگلا امتحان تھا کہ ان کی لگن صادق ہے یا نہیں! میری باتوں میں آ کر واپس تو نہیں چلے جاتے! تو وہ امتحان پہ جب پورا اترے اور کامیاب ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمایا۔

اگلی بات جو شاہ صاحب فرما رہے تھے، قبلہ شاہ صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ واپس گئے یعنی فیروز پور کے قریب کرموں والا، انڈیا کے اندر وہ علاقہ ہے، وہاں اپنے گھر گئے تو ذہن میں خیال آیا کہ طریقت کے اندر اپنے مرشد کی خدمت میں کوئی نذر پیش کی جاتی ہے تو کیا نذر پیش کروں؟ وہ وقت بھی سادہ ہوتا تھا۔ آپ نے بیل گاڑی پکڑی اور گھر میں جو بھی چیزیں موجود تھیں یعنی بستر، برتن اور چارپائیاں، کوئی چیز نہیں چھوڑی، بیل گاڑی پر لاد لی اور دودن کا سفر کر کے، لاہور کی طرف سے ہوتے ہوئے شرفیور شریف پہنچے (یہ آخری بات مکمل کرنا چاہتا ہوں جو پیر سید صمصام علی شاہ بخاری بات کر رہے تھے اور باتوں میں پوری نہ کر سکے) تو میاں

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور! میں کچھ نذر آپ کے لئے لیکر آیا ہوں تو آپ چہرہ دیکھ کر مسکرائے، پھر کہنے لگے چلو آؤ شاہ جی! دیکھتے ہیں کہ کیا لے کر آئے ہو۔ جب دیکھا کہ گھر کا سارا سامان (استعمال کی چیزیں) جو کچھ تھا، سب کچھ تھا۔ فرمایا شاہ جی! سب کچھ ہی لے آئے ہو؟ (یعنی وہ جو پیر سید مصمام علی شاہ بخاری کہہ رہے تھے ناں کہ سب کچھ پیش کر دیا) حضرت شاہ صاحب قبلہ کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، حضور! میں عاجز ہوں، بس جو کچھ تھا، وہ لے آیا ہوں۔ آپ فرمانے لگے، میں نے قبول کیا اور آپ کو تحفہ میں واپس بھی دے دیا ہے۔ اس کو واپس لے جائیں اور جو کام آپ نے آج کر دیا ہے، ان شاء اللہ! آپ دیکھیں گے کہ بہت ہی برکتیں ہوں گی، بھاگ لگ جائیں گے اور کسی چیز کی کمی نہیں رہے گی۔ یہ جملے آپ نے ادا کئے اور الحمد للہ! آج حضرت کرمان والا شریف میں بہاریں ہیں، دینے والا تو اللہ کریم ہی ہے مگر جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا ہے۔

اگلی بات، میرے والد گرامی (حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) جب سجادہ نشین کے منصب پر منتخب ہو گئے تو غالباً یہ 1960ء کی بات ہے اور یعنی شاہد جنہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ قبلہ شاہ صاحب حضرت کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت جب شرقپور شریف گئے تو پرانی بیٹھک میں ہی سجادہ نشین یعنی میرے والد گرامی کے ساتھ ملاقات فرمائی۔ میرے والد، قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں بھی حضرت کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ اجازت لے کر اُٹھتے تھے تو اُلٹے پاؤں دروازے تک جاتے کہ شیخ کی طرف پیٹھ نہ ہو جائے، دروازے تک اسی طرح اُلٹے قدموں جاتے اور باہر نکل کر پھر بھی آپ شیخ کی طرف پیٹھ نہ کرتے بلکہ گھوم کر اپنے راستے کی طرف چلے جاتے اور رفع حاجت بھی آپ شرقپور شریف کی حد کے اندر نہیں فرماتے تھے۔ میرے والد گرامی جو کہ جوانی کی عمر میں تھے اور اُس وقت اُن کی عمر ۳۰ یا ۳۲ برس کی ہوگی اور شاہ صاحب حضرت کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک سفید تھی تو آپ جب اجازت

لے کر اُٹھے تو اسی طرح اُلٹے پاؤں گئے، آپ کے ساتھ جو بیلی تھے، وہ کہنے لگے کہ حضور! یہ (یعنی میاں غلام احمد صاحب) تو عمر میں آپ سے چھوٹے ہیں، پھر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ طریقت میں عمر نہیں دیکھی جاتی بلکہ گدی (یعنی صاحب مزار کا سجادہ) کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ میرے اعلیٰ حضرت (میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کے نائب بن کے بیٹھے ہیں۔ ان کے اندر وہی خصوصیات اور تصرفات ہیں۔ لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ویسے ہی ادب کریں جیسے حضور میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کرتے ہیں۔

پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کی بات ہے، میں اس بات کا عینی شاہد ہوں جب پیر سید صمصام علی شاہ بخاری اور پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری کو پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب (حضرت کیلیا نوالے رحمۃ اللہ علیہ) لے کر شرق پور شریف گئے اور یہ پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم سے پہلے کی بات ہے تو پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب جو کہ صاحب نظر بھی تھے اور صاحب طریقت بھی تھے اور آپ کا بڑا مقام تھا، قرمبی بلی جانتے ہیں تو وہ پیرانِ عظام کو ساتھ لے کر شرق پور شریف گئے۔ میرے والد گرامی اُسی بیٹھک شریف یعنی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ والی نشست پر تشریف فرما تھے۔ میں عینی شاہد ہوں اور وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ حضور! ان دونوں بھائیوں کو اپنی خدمت میں قبول فرمائیں چنانچہ دونوں بیعت ہوئے۔ جب بیعت ہوئے تو آپ نے دونوں کو اجازت عطا فرمائی کہ جا کر سلسلہ عالیہ کا کام کریں۔ یہ پہلی اجازت و خلافت تھی جو آپ نے عطا فرمائی۔

اب اگلا مرحلہ سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف کی تقرری کا آیا تو چہلم شریف کے موقع پر آپ (یعنی میاں غلام احمد شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ) نے سجادہ نشین کی دستار بندی چھوٹے بھائی پیر سید میر طیب علی شاہ صاحب کی فرمائی اور الحمد للہ! پھر انہوں نے طریقت و سلسلہ کا بہت کام کیا (آپ سب اس بات کے عینی شاہد ہیں)۔

کچھ باتیں ہوتی ہیں جو ہمارے اختیار میں نہیں ہوتیں جن کا فیصلہ اعلیٰ مقام پر فائز صاحبان اختیار کی طرف سے ہوتا ہے۔ اب یہ باتیں آپ کے لیے بھی نہیں ہیں۔

بہر حال ابھی الحمد للہ پھر وہی مرحلہ آیا (یعنی آستانہ عالیہ حضرت کرام والا شریف کے اگلے سجادہ نشین کے تقرر کا معاملہ) تو یہ میرا فیصلہ نہیں تھا، میں کافی کشمکش میں رہا اور پھر اسی دوران میں مدینہ شریف چلا گیا۔ وہاں پندرہ بیس دن حاضر رہا پھر واپس آیا اور واضح اشارہ جو ملا وہ ایک تو یہ کہ پیر سید مصمام علی شاہ صاحب جو سلسلے کا کام پہلے بھی کر رہے ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہوا کہ وہ سلسلہ کی طرف توجہ کم کیوں دیتے ہیں، سلسلہ کی طرف توجہ زیادہ کیوں نہیں دیتے؟ سیاست تو دنیاوی معاملات ہیں، اُن کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ سلسلہ کی طرف توجہ زیادہ دیں۔ جو آپ (یعنی میاں غلام احمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے سلسلے کی اس وقت اجازت عطاء فرمائی اور اگلا جو حکم ہوا وہ یہ کہ سید محمد میرام بخاری کو جا کر تم سلسلے کی خلافت دو کہ وہ سلسلہ کا کام کریں اور تیسرا حکم یہ فرمایا کہ جو سید شہریار بخاری ہیں اُن کو ہم یہاں (یعنی حضرت کرام والا شریف) سجادہ نشین مقرر کرتے ہیں، وہ یہاں کے سجادہ نشین ہیں۔

اب یہ حلفاً کہہ رہا ہوں کہ یہ میرا اپنا ذاتی کوئی فیصلہ نہیں ہے، مجھے جو حکم ہوا وہ آپ کو من وعن سنا دیا۔ جس طرح پہلے دونوں بھائیوں (یعنی پیر سید مصمام علی شاہ بخاری اور شیخ المشائخ بابا جی سید مرطیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو اجازت ہوئی، اس طرح اب بھی دونوں کو اجازت ہوئی کہ سلسلے کا کام کریں اور سجادہ نشین کے لئے جن کا انتخاب ہوا وہ پیر سید شہریار بخاری صاحب کا ہوا۔

چنانچہ میں پہلے پیر سید میرام علی بخاری صاحب کی خلافت کی دستار بندی کروں گا (اور پھر حضرت میاں محمد ابوبکر شر قپوری صاحب نے پیر سید محمد میرام بخاری صاحب کی دستار بندی فرمائی پھر یہ ارشاد فرمایا)

”میں انہیں سلسلے کا کام کرنے کی اپنے جد امجد (یعنی حضرت میاں شیر محمد شر قپوری

رحمۃ اللہ علیہ) اور حضور قبلہ شاہ صاحب حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت دیتا ہوں کہ یہ سلسلہ عالیہ کا کام کریں اور بیلوں کو سبق بتائیں،

اور اب سجادہ نشین کے لیے جن کا انتخاب ہوا، جن کو سجادہ نشین کا منصب دیا گیا، وہ پیر سید شہر یار بخاری ہیں۔ (پھر حضرت میاں محمد ابوبکر شرقپوری صاحب نے پیر سید شہر یار بخاری کی دستار بندی فرمائی)

(دستار بندی کے بعد فرمایا) اور دوستو! جس طرح میں نے آپ سے پہلے عرض کی ہے کہ بہت سارے بدخواہ ہوتے ہیں جو لالچ اور حسد کی بناء پر نفسِ امارہ کے تابع ہو کر دل میں آسیں لے کر بیٹھے ہوتے ہیں، وہ ہر موقع پر ہوتے ہیں، ہر جگہ پر ہوتے ہیں، ہر مقام پر ہوتے ہیں اور ہر آستانے پر ہوتے ہیں، ہر ولی اللہ کے قریب ہوتے ہیں مگر وہ اپنے خیالات اور بے ادبی کی وجہ سے ہمیشہ نامراد رہتے ہیں، انہیں کبھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

آپ سب کے سامنے میں نے من و عن بیان کر دیا کہ ان صاحبزادگان کی جو ڈیوٹی لگائی گئی اور ان دونوں کو میں نے اجازت بھی عطا کر دی جو سلسلے کے بزرگوں کی طرف سے آئی اور خلافت بھی عطا کر دی، سلسلے کا کام کرنے کی اجازت بھی دی اور جو سجادہ نشین کا جو اعلان یا نامزدگی پیچھے (یعنی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ) کی طرف سے ہوئی، وہ میں نے کر دی۔

یہ میرے پاس امانت تھی اور وہ فیصلہ ہے جو آج میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے پیر سید مصمام علی شاہ صاحب کو اسٹیج پہ بیٹھے ہوئے بتایا کہ یہ فیصلہ ہوا ہے، کیونکہ حکم تھا کہ کسی کو پہلے بتانا نہیں اور ابھی آپ سب بیلوں کو بھی بتا دیا۔ یہ میرے پاس امانت تھی جو میں نے آپ سب احباب کے سینوں میں اُٹھیل دی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو خانوادہٴ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ اور ان صاحبزادگان کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ یہ دونوں بھائی ہمیشہ متفق رہیں گے اور جوڑانے والے یا فساد پرست لوگ ہیں وہ سارے، حضور قبلہ حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی نظر خاص سے نامراد ہوں گے، اُن کا بیڑا غرق ہوگا۔ جو ان سیدزادوں کے بدخواہ ہوں گے وہ خود تباہ و برباد ہو جائیں گے اور جو ان کے خیر خواہ ہوں گے وہ حضور گنج کرم حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پاتے رہیں گے۔ یہ وہ باغ ہے جو میرے جد امجد نے لگایا ہے اور میں بھی اس باغ کا مالی ہوں، مالی ہمیشہ باغ کا خیر خواہ ہوتا ہے، مالی کبھی باغ کا بدخواہ نہیں ہو سکتا۔ مالی اس باغ کی پرورش کرتا ہے، مالی اس باغ کو پانی دیتا ہے، مالی اس باغ کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ باغ جو حضور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شریقی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے لگایا۔ اس باغ نے تاقیام قیامت تک شجر سایہ دار کی طرح سایہ بھی دینا ہے، پھل بھی دینا ہے اور یہ روحانی فیض اس آستانے سے ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ رب العزت ہم سب کو ان صاحبزادگان سے اپنی والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری ان دونوں صاحبزادگان سے یہ گزارش بھی ہے، پیچھے (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے) حکم بھی ہے اور میری اپنی تمنا بھی ہے کہ یہ دونوں بھائی ایسے رہیں (میاں محمد ابو بکر شریقی صاحب نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں جوڑ کر اشارہ کیا، یعنی اکٹھے اور اتفاق کے ساتھ رہیں) اور آپس میں مشورہ کر کے اپنے سرپرست (یعنی مخدوم المشائخ بابا جی سید صمصام علی شاہ بخاری) جن کو حکم بھی ہوا ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ کے قریب رہیں لہذا اُن سے بھی مشورہ کر کے اپنے تمام اُمور سرانجام دیں، کسی بدخواہ کی بدخواہی میں نہ آئیں، ان شاء اللہ خیر ہی ہوگی، یہ شجر اور بڑھے گا، اس کا سایہ بھی بڑھے گا اور اس کا پھل بھی دنیا دیکھے گی کہ پھلے پھولے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سیدزادوں کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ یہ آل رسول بھی ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خون کا حصہ ہیں لہذا رب تعالیٰ کرم فرمائے اور اس آستانے کو آباد و شاد فرمائے۔ آمین

برادرِ اکبر حضورِ شیخ المشائخ، مخدوم المشائخ

بابا جی پیر سید مصصام علی شاہ بخاری (مدظلہ العالی)

کا اختتامی نشست کے دوران

خصوصی اعلان

بابت

سالانہ عرس مبارک و سالانہ محفل میلاد

حاضرین! میرے بھائی (یعنی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کا جو دین کا مشن اور کام تھا، اُس میں اُنہوں نے سب سے زیادہ محبت و چاہت کے ساتھ دل لگا کر جو کام کیا اور جس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت زیادہ سرفرازی اور عزت عطا فرمائی وہ یہ تھا کہ اُنہوں نے دو جہان کی عزتوں والے سرکار (حضور نبی کریم ﷺ) کی محبت میں اُن کے دن خاص طور پر اہتمام کے ساتھ (یعنی میلاد شریف) منانے کا آغاز کیا اور محفل میلاد شریف کی تاریخ ہم نے مل کر 14 اور 15 ربیع الاول مقرر کی تھی، خصوصاً میرے بھائی (یعنی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) بہت اہتمام سے کروایا کرتے اور پھر پورے پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی مراکز میلاد قائم کیے۔ لہذا اب میں اپنی طرف سے، اپنے خاندان اور سجادہ نشین

صاحب کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہر سال 14 اور 15 ربیع الاول شریف کو جس طرح بھائی (یعنی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے سلسلہ شروع کیا تھا، اُسی طرح یہاں محفل میلاد منعقد ہوا کرے گی۔ ان شاء اللہ

مزید یہ کہ ہم نے عرس شریف اور میلاد شریف کچھ سال سے اکٹھا کر دیا تھا کیوں کہ میلاد پاک اور عرس شریف کے دن نزدیک آ گئے تھے بہر حال اب سالانہ عرس مبارک ہر سال 27 اور 28 فروری کو ہوا کرے گا اور میلاد شریف ہر سال 14 اور 15 ربیع الاول شریف کو ہوا کرے گا۔

اب آج کی اس نشست عرس مبارک اور ختم شریف چہلم کی محفل میں خصوصی تشریف آوری پر معزز و محترم شخصیات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاص طور پر سجادہ نشین حضرات بالخصوص آستانہ عالیہ شرق پور شریف سے ہمارے پیر و مرشد کے تمام صاحبزادے تشریف لائے ہیں، تو نسہ شریف سے خواجہ صاحب تشریف لائے، گولڑہ شریف سے سجادہ نشین تشریف لے کر آئے ہیں، پاکپتن شریف سے بہت ہی زیادہ مہربانی فرمانے والے خواجہ دیوان احمد مسعود چشتی صاحب جن کے ساتھ بہت گہرا تعلق اور نسبت ہے، اور خواجہ نور محمد سہو صاحب تشریف لائے ہیں، علاوہ ازیں حضرت کیلیاں والا شریف سے مشائخ تشریف لائے اور علاوہ ازیں میرے دوھیال اور نھیال سے جو رشتہ دار اور احباب تشریف لے کر آئے ہیں، اور حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب کے صاحبزادے علیل ہونے کے باوجود تشریف لائے ہیں اور جو بیلی یہاں تشریف فرما ہیں، سب کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر کسی کا نام نہیں لے سکا تو اُس کی بھی معذرت چاہتا ہوں اور آپ سب میرے لیے بہت ہی محترم و محترم ہیں اور آپ سب کی عزت و تکریم میرے لیے بہت عزیز ہے اور آپ کا یہاں آنا میرے لیے اور میرے خاندان اور ہمارے وابستگان کے لیے بہت ہی عزت افزائی کا باعث ہے۔ تمام علماء کرام کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں۔ تمام حاضرین لنگر شریف کھا کر جائیں۔

مزل حسین طیبی

سات گولیاں

جو ہم سب نے چلائیں، بس ہمیں ادراک نہیں ہے

میں جب بھی نصابی کتابوں میں زمانہ جاہلیت کے وقت بچیوں کے زندہ دفن کیے جانے کے قصے پڑھتا تھا تو دماغ ان کو یاد تو کر لیتا تھا مگر دل ان کو مانتا نہیں تھا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور آج دماغ ایسے قصوں کو بھولنا چاہتا ہے مگر اب دل مان گیا ہے کہ انسان اور حیوان کے درمیان کی لکیر کبھی کبھی بہت زیادہ باریک ہو جاتی ہے۔

میانوالی میں ایک باپ نے اپنی سات دن کی بیٹی کو جس طرح قتل کیا تو اس بندوق کا ٹریگر تو اس ظالم نے دبایا لیکن اس کے اندر کی وہ سات گولیاں ہم سب اور ہمارے معاشرے نے مل جل کر لوڈ کیں !!! یقیناً آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے؟ میں آپ کو یہی بتانے والا ہوں کہ کیسے ہم بھی شامل ہیں۔

ایک گولی اُس خاندان نے ڈالی جہاں بیٹے کی پیدائش پر مٹھائی اور بیٹی کی پیدائش پر دہائی دی جاتی ہے۔

دوسری گولی ایسے دادا، دادی، نانا، نانی نے ڈالی جو اپنے نواسے یا پوتے کی پیدائش پر تو اپنی اولاد کو دیتے تھے ”تخے کی رقم“ اور نواسی یا پوتی کی پیدائش دیکھ کر آہستہ آواز سے کہتے تھے، ”بس جو اللہ کا حکم“۔

تیسری گولی ایسے والدین نے ڈالی جو اپنے بیٹے کی دوسری شادی صرف اس وجہ سے کروانے کے حامی رہے کہ پہلی بیوی سے صرف بیٹیاں پیدا ہوئیں ہیں۔

چوتھی گولی اُس جوڑے نے بھی ڈالی ہے جو تین چار بیٹیوں کے پیدا ہونے کے بعد صرف اس ڈر سے مزید بچے پیدا نہیں کرتا کہ کہیں پھر سے بیٹی کی پیدائش نہ ہو جائے۔

اس بددوق میں پانچویں گولی اس حکیم نے لوڈ کی جو مزینہ اولاد کی دوائی بنا بنا کر معاشرے کو یہ بتاتا رہا کہ اصل اولاد مزینہ ہوتی ہے اور یہ کہ بیٹا حاصل کرنے کی کوئی دوائی بھی ہوتی ہے اور یہ کہ اس بابے اور عامل نے بھی ڈالی جو بیٹی کی پیدائش سے بچنے اور بیٹے کی پیدائش کروانے کے لیے تعویذ اور دھاگے بانٹتا رہا۔

اس قتل میں چھٹی گولی خاندان کے اُس سربراہ نے بھی ڈالی، جس کی نظر میں نسل اور زمین جائیداد وراثت وغیرہ اُس وقت تک لاوارث رہتی ہے جب تک اس گھر میں بیٹا پیدا نہیں ہو جاتا۔

اور ساتویں گولی اُس معاشرے نے بھی ڈالی جس نے اپنے غلط رسم و رواج کو سروں پر لا کر بیٹیوں کی پرورش اور شادی بیاہ کو اس حد تک کٹھن امتحان اور سخت آزمائش بنا ڈالا کہ اس کا بار لوگ بیٹیوں کے پیدا ہوتے ہی اپنے کندھوں پر محسوس کرنے لگ جاتے ہیں اور انہیں اس بوجھ کا شدید غم محسوس ہوتا ہے۔

الغرض اس قتل میں مجرم ایک ہے لیکن اقدام قتل ہم سب کے سر پر ہے۔ قبر میں اُس معصوم بچی کو اس ظالم باپ نے دفنایا ہے لیکن اُسے زندہ درگور کرنے کے لیے اس کی کھدائی میں ہم بھی شامل ہیں۔

آئیے! اس سفاک قتل پر شاہ زیب کو لعنت ملا مت کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو بھی

ضمیر کی عدالت میں پیش کریں تاکہ آئندہ سات دن کی کسی بیٹی کا عقیقہ ہو، جنازہ نہیں !!!

آستانہ عالیہ گجومتہ شریف میں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر

قاسم فیضان گنج کرم، پیر سید شہر یار بخاری (زید مجاہد) کا

خصوصی بیان

تمام محترم بیلویں کو آج گجومتہ شریف کے پُر نور عرس شریف کی بہت بہت مبارک ہو۔ قبلہ شاہ صاحب نے بہت مہربانی فرمائی کہ مجھے یہاں حاضری کی دعوت دی اور مجھے بہت عزت بخشی۔ میں پہلی مرتبہ یہاں عرس شریف پر حاضر ہوا ہوں۔ آپ سب کو دیکھ کر مجھے ایک واقعہ یاد آگیا، میں عرض کرتا چلوں۔ جس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ، مقدسہ، مطاہرہ کے اندر حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے کر آئے اور آپ نے سب کچھ دے کر انھیں روانہ کیا کہ لوگوں کو آپ اللہ اللہ کی دعوت دیا کریں تو آپ نے ایک دعا فرمائی کہ اے نظام الدین! تم دہلی میں ایک سایہ دار درخت کی مانند ہو گے جس کے سائے کے نیچے مخلوق خدا آرام فرمائے گی۔ آج میں جس وقت گجومتہ شریف عرس پاک پر حاضر ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہی کرم اعلیٰ حضرت گنج کرم حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے گجومتہ شریف پر کر دیا ہے۔ الحمد للہ! پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دروازہ آستانہ عالیہ گجومتہ شریف کے بیلویں کا وہ دروازہ ہے، جہاں سے انہوں نے گزر کر مدینہ شریف جانا ہے۔ یہ سلسلہ در سلسلہ گجومتہ شریف، حضرت کراماں والا شریف، شریفور شریف، کوئلہ شریف، مکان شریف، قاضی احمد شریف، لواری شریف اور آگے ان شاء اللہ میرے جیسے خطا کاروں کے لئے بخشش کے وسیلے بنا دیے ہیں۔ میں آپ سب کے لئے حضرت کراماں والا شریف سے نوید لے کر آیا ہوں کہ گجومتہ شریف وہ پودا ہے جو حضرت کراماں والا شریف نے لگایا اور اب یہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس درخت کو اب آپ سب بیلویں نے پانی لگاتے رہنا ہے۔

منظورِ نظر خانوادہ گنج کرم، شہیدہ شیخ المشائخ باباجی سرکارؑ

پیر سید محمد میرام بخاری

کے مختلف مقامات پر تنظیمی، روحانی اور تبلیغی دورے

دورہ ضلع پاکپتن شریف

مورخہ 25 مارچ 2022ء بروز جمعہ المبارک پاکپتن شریف میں حضور شیخ المشائخ

باباجی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تحت جگر، شہزادہ گنج کرم، حضور پیر طریقت سید محمد میرام بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی تشریف آوری ہوئی۔

پہلا استقبال بعد از نماز جمعہ بمقام ملکہ ہانس کیا گیا جس میں پیر محمد علی شاہ کرطبی (ضلعی امیر تنظیم کمیٹی پاکپتن)، پیر حاجی عبدالودود طبیبی صاحب (رکن تنظیم کمیٹی پاکپتن)، ڈاکٹر شوکت علی طبیبی (رکن تنظیم کمیٹی پاکپتن)، پیر سید اقرار شاہ اور حاجی محمد اشرف طبیبی اور دیگر غلامان حضرت کراماں والا شریف نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔

اس کے بعد پیر جی سرکار چک 36/SP گاؤں پینچے جہاں جناب پیر جمیل احمد طبیبی، پیر شکیل احمد طبیبی، میاں حسن علی طبیبی، پیر سید عزیز اللہ شاہ، اللہ دتہ طبیبی، حیدر علی طبیبی، حاجی محمد انور علی طبیبی، محمد معظم علی طبیبی، پیر ذوالفقار احمد طبیبی اور دیگر غلامان حضرت کراماں والا شریف نے بڑے ہی والہانہ انداز میں استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی پھر آپ پنڈال میں جلوہ افروز ہوئے اور محفل پاک کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔

قاری محمد اسمعیل طبیبی (مدرس جامعہ حضرت کراماں والا شریف مرکزی عید گاہ پاکپتن) نے تلاوت کی، نقابت رفاقت علی طبیبی نے کی، حافظ اللہ دتہ طبیبی اور ماجد علی طبیبی نے

نعت شریف پیش کی، پیر عزیز اللہ شاہ نے گفتگو فرمائی اور پھر جناب پیر حکیم محمد ارشاد طیبی نے گفتگو کی۔ اس کے بعد حضور پیر جی سید محمد میرام بخاری دامت برکاتہم العالیہ نے بیلپوں سے گفتگو فرمائی اور اُن کو سلسلہ عالیہ کا سبق پڑھا کر حضرت صاحب پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں شامل فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور باری باری تمام بیلپوں سے ملاقات بھی فرمائی اور بیلپوں کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں شام کے وقت، قبلہ پیر جی سرکار نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری دی اور اس کے بعد جامع مسجد حضرت کرماں والا شریف، مرکزی عید گاہ پاکپتن میں تشریف فرما ہوئے۔ اس موقع پر جناب پیر محمد علی شا کر طیبی کے ساتھ محمد بلال طاہر طیبی، ظل عمر پیر زادہ اور دیگر غلامان حضرت کرماں والا شریف نے بیحد والہانہ استقبال کیا پھر قبلہ پیر جی سرکار مرکزی عید گاہ میں موجود حضور گنج کرم، پیر سید محمد اسطیع اللہ شاہ بخاری حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے قدیمی حجرہ مبارک میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں پر بیلپوں سے ملاقات فرمائی اور سب کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ اس کے بعد رات کے وقت دورہ مکمل کرنے کے بعد قبلہ پیر جی سرکار واپسی کے لیے روانہ ہو گئے۔ الحمد للہ! ضلع پاکپتن شریف کا تبلیغی، روحانی اور تنظیمی دورہ بیحد کامیاب رہا۔

جمشیر چک 24 پتوکی

چک 24 جمشیر پتوکی میں جناب محترم پیر بابا عیش محمد طیبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف کی رہائش گاہ پر 17 واں اجتماع بسلسلہ سالانہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اور سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا انعقاد کیا گیا۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر، شہزادہ گنج کرم، حضور پیر طریقت سید محمد میرام بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی خصوصی تشریف آوری ہوئی۔ اس پر نور محفل کی نقابت کا فریضہ جناب احسان علی نمبر طیبی (عارف والا) نے ادا کیا۔ تلاوت کلام پاک کا شرف جناب قاری شرافت علی طیبی

نے حاصل کیا جبکہ نعت شریف پڑھنے کی سعادت جناب وقار اعظم قادری (لاہور) اور منقبت پیش کرنے کی سعادت جناب غلام حسین طیبی (صاحبزادہ پیر بابا عیش محمد صاحب) نے حاصل کی۔ بعد ازاں جناب حضرت علامہ مولانا سعید شمس بھیروی (عارف والا) نے خطاب کیا جبکہ جناب پیر بابا عیش محمد طیبی نے خصوصی دعا فرمائی۔ محفل میں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے خلفاء اور وابستگان کی کثیر تعداد نے بھرپور شمولیت فرمائی۔ خاص طور پر جناب حاجی محمد سلیم طیبی نے سکیورٹی کی ذمہ داری سرانجام دی۔ علاوہ ازیں محمد ارشد عیش طیبی اور غلام حسین طیبی (صاحبزادگان پیر بابا عیش محمد صاحب) نے جملہ انتظامات و انصرام کیے۔

چک نمبر 225 فیصل آباد

چک نمبر 225، احمد گارڈن فیز 2 فیصل آباد میں عظیم الشان محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں آل نبی، اولادِ علی، منظورِ نظر خانوادہ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ، نورِ نظر بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ یعنی قبلہ پیر جی سید محمد میرام بخاری زیب و زینت آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اکاڑا کی تشریف آوری ہوئی اور خصوصی صدارت فرمائی۔ آپ کے ہمراہ مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ مجلہ حضرت کرماں والا، جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبی نے بھی شرکت کی اور خصوصی بیان فرمایا۔ پیر جی سید محمد میرام بخاری مدظلہ العالی نے حاضرین سے چند باتیں کرنے کے علاوہ سلسلہ عالیہ اور تبلیغ میں شامل بھی فرمایا اور دعا فرمائی۔ محفل کے اختتام کے بعد بانی محفل چوہدری عباس جٹ، چوہدری محسن جٹ، ایڈووکیٹ چوہدری احسن جٹ، چوہدری حسنین جٹ، چوہدری آصف گجر، چوہدری احمد اور سعید احمد ساہی کی طرف سے شرکاء کو ننگر شریف پیش کیا گیا جبکہ خطیب اکبر علی نے تقسیم کی ذمہ داری سرانجام دی۔ شاہد بھائی نے میڈیا اور نور الدین نے ویڈیو کی ذمہ داری سرانجام دی۔

ثناء اللہیبی

مجددی نقشبندی

sana@tayyabi.com

رجوع الی اللہ، تزکیہ، طہارت و پاکیزگی کا حسین امتزاج

اعتکاف

مسائل، مکروہات، مفسدات، قضاء، فدیہ

اصطلاح شریعت میں کسی کا مسجد کے اندر عبادت کی نیت سے اپنے قیام کو کسی مدت کے لئے پابند کر لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ معتکف پر لازم ہے کہ اس کا رہنا سہنا، کھانا پینا اور سونا جاگنا مسجد کے اندر ہی ہو اور بغیر بشری و شرعی ضرورت کے مسجد سے باہر قدم نہ نکالے۔ دوسرے دنیاوی معاملات مثلاً لوگوں سے (حسب ضرورت) کلمات چیت کرنا، ضرورت کی کوئی چیز خریدنا یا فروخت کرنا حالت اعتکاف میں جائز ہے بشرطیکہ ان میں کوئی بات احترام مسجد یا آداب اعتکاف کے منافی پیدا نہ ہو جائے۔

☆ مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت (شادی شدہ ہونے کی صورت میں خاوند کی اجازت سے) اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے گی جو اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی ہو۔

☆ مسنون اعتکاف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ رمضان المبارک کی ۲۰ تا ریح کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد کے اندر بنیت اعتکاف موجود ہو اور ۲۹ یا ۳۰ کے چاند کے بعد

مسجد سے باہر نکلے۔ (بہار شریعت صفحہ ۹۱ حصہ ۵)

☆ اگر غروب آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہو کر اعتکاف کی نیت کر لی اور پھر وضو کرنے کے لیے یا قضاے حاجت وغیرہ کے لیے طہارت خانے میں چلے گئے پھر سورج ڈوب گیا تو کوئی حرج نہیں، مسنون اعتکاف کی نیت درست ہے۔

☆ اگر غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو اعتکاف کی سنت مؤکدہ ادا نہیں ہوئی یعنی مسنون اعتکاف نہ ہوا۔

☆ اگر سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے داخل تو ہو گئے مگر نیت نہیں تھی اور بعد میں نیت یا ارادہ ہوا تو پھر بھی سنت مؤکدہ ادا نہ ہوئی چنانچہ نفلی اعتکاف ہو گیا۔

☆ دل میں نیت کر لینا ہی کافی ہے زبان سے الفاظ کا ادا کرنا شرط نہیں البتہ دل کے پختہ ارادہ کے ساتھ زبان سے الفاظ کا ادا کرنا لینا بھی ٹھیک ہے۔

اعتکاف کی نیت یہ ہے: نَوَيْتُ سُنَّتَ الْإِعْتِكَافِ لِلَّهِ تَعَالَى

میں اللہ تعالیٰ کے لئے سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

☆ یاد رکھیں کہ دل کا ارادہ الفاظ کی ادائیگی سے ضروری ہے یعنی عربی عبارت رت کر پڑھ لی مگر دل کسی اور سوچ میں مشغول رہا تو نیت نہ ہوئی اور اگر ذہنی طور پر اسی مقصد کے لیے ارادہ کر رہا ہے اور ذہنی طور پر حاضر ہے تو نیت ہو گئی خواہ الفاظ ادا کیے یا نہیں۔

مزید برآں اعتکاف کرتے وقت دل میں یہ نیت کریں کہ جس طرح آپ نے خود کو اعزاء و اقارب اور کاروبار دنیا سے علیحدہ کیا ہے اس طرح دل کو رضائے الہی اور قربت کے حصول کیلئے دنیا کی محبت، حرص اور لالچ سے علیحدہ کرتے ہیں۔

اعتکاف کے لئے بہترین نیت یہ ہے کہ انسان اعتکاف کرتے ہوئے یہ نیت کرے کہ میرا نفس فتنہ و فساد کی آماجگاہ اور شر کا پیکر ہے اس میں ہر آن بغاوت و سرکشی کے میلانات سر اٹھاتے رہتے ہیں۔ کیوں نہ میں کچھ عرصہ کے لئے گوشہ نشین ہو جاؤں تا کہ مخلوق خدا کچھ عرصہ

کے لئے میرے نفس کی فتنہ سامانیوں اور اس کے شرکی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ رہ سکے۔

☆ اعتکاف کرنے والا دن رات مسجد میں ہی رہے گا۔ وہیں کھائے، پئے، سوئے مگر احتیاط رکھے کہ کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے، معتکف کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔

ایک خاص احتیاط

مسجد کے اندر مسافر یا معتکف کے علاوہ کسی کو کھانے پینے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ بعض اوقات اس بات کی احتیاط نہیں کی جاتی اور مسجد میں کھانا پینا سونا وغیرہ بے خیالی میں ہو جاتا ہے چنانچہ مسجد میں وقتی طور پر سونے یا کھانے پینے کے لیے اعتکاف کی نیت کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ اعتکاف کی نیت کھانے پینے یا سونے کی غرض سے نہیں بلکہ ثواب کے حصول کی نیت سے کرنی چاہیے۔

احترام مسجد

☆ مسجد کا احترام نہایت ضروری ہے اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم اُن کے ساتھ مت بیٹھو کہ اُن کو اللہ تعالیٰ جلشانہ سے کچھ کام نہیں“

☆ مسجد کے اندر سوال کرنے (بھیک مانگنے) اور کھوئی ہوئی چیزیں تلاش کرنے کے لیے آوازیں بلند کرنا سخت منع ہے اسی طرح مسجد میں بھاگنا دوڑنا اور شور پیدا کرنا بھی سخت منع ہے۔ یہاں تک کہ جماعت کھڑی ہونے کی صورت میں بھی دوڑ کر جماعت کے ساتھ ملنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ مسجد کے اندر سوال کرنے والے کو کچھ نہ دیں کیونکہ مسجد کے اندر سوال کرنا

حرام ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی کو مسجد میں با آواز بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے ہوئے سنے تو کہے، ”اللہ تعالیٰ جل شانہ تیری گمشدہ چیز تجھے نہ ملائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔“ (مسلم)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

”ترجمہ: مسجد میں جائز (مباح) بات کرنا بھی مکروہ ہے اور یہ عمل نیکیوں کو کھا جاتا ہے“

☆ عام طور پر مسجد میں گفتگو کرتے ہوئے بات چیت طوالت پکڑ جاتی ہے اور مباح باتوں سے دنیاوی اور غیر شرعی گفتگو تک سلسلہ دراز ہو جاتا ہے لہذا چاہیے کہ مباح گفتگو سے بھی پرہیز کیا جائے۔ ایک روایت کے مطابق مسجد میں ہنسنا قبر میں اعدہ ہیرالانے کا باعث ہے۔

☆ معتکف کے لیے مسجد میں گفتگو سے پرہیز حد درجہ زیادہ ضروری ہے کیونکہ اُس نے ہمہ وقت مسجد میں رہنا ہے اور یہ نہ ہو کہ آیا تو ثواب اور نیکیاں حاصل کرنے تھا مگر واپسی پر اپنی جھولی پہلی نیکیوں سے بھی خالی کر کے چلا جائے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب

☆ مسجد کے اندر بدبودار چیز کھانا یا کھا کر آنا سخت منع ہے کیونکہ بدبو سے رحمت کے فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے پیاز، لہسن یا گیندنا (ایک بدبودار سبزی) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں، فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

☆ معتکف کو چاہیے کہ ہر وقت خوشبو لگا کر رکھے اور بدبو سے بچنے کی کوشش کرے۔

☆ مسجد میں کاغذ کے ٹکڑے، تنکے اور بال وغیرہ مت پھینکیں۔ جذب القلوب میں لکھا ہے کہ مسجد میں اگر ایک تنکا بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں تنکا پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ مسجد کے اندر ادب و احترام سے چلنا چاہیے۔ زور زور سے پاؤں مار کر چلنا پھرنا

یاد رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح کوئی چیز رکھیں تو آہستگی سے رکھیں اور مسجد میں ادب و احترام سے بیٹھیں۔ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا آداب کے خلاف اور قبلہ رخ پھیلا کر تو سخت بے ادبی اور ناجائز ہے۔

☆ مسجد کی دیوار یا فرش پر میل کچیل لگانا، ناک صاف کرنا اور مسجد کی صف وغیرہ سے دھاگے یا تھکے کھینچنا سخت منع ہے۔

☆ وضو کرنے کے بعد اپنے اعضاء کا پانی وضو خانے ہی میں گرا دیں اور پاؤں بھی وہیں خشک کریں۔ مسجد میں آکر وضو کے پانی کے چھینٹے گرانایا پاؤں صاف کرنا سخت منع ہے۔

☆ مسجد میں چھینک مارتے یا ڈکار لیتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ حتیٰ الامکان آواز کو دبانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جمائی لیتے ہوئے آواز نکالنے سے پرہیز چاہیے اگر جمائی نہ کرے تو اوپر والے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبا لیں یا پھر ہتھیلی کی پشت منہ پر رکھ لیں۔ جمائی روکنے کے لیے دل میں یہ خیال کرنا بھی مفید ہے کہ ”انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔“

☆ بحالت اعتکاف مسجد میں کپڑے بدلتے ہوئے، کنگھی کرتے ہوئے اور بالوں میں تیل لگاتے ہوئے یا ناخن تراشتے ہوئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنی چادر بچھا کر اُس پر متذکرہ امور سرانجام دیں تاکہ معتکف کے بال یا ناخن یا کچھ اور مسجد کی صفوں پر یا فرش پر نہ گرے۔ بصورت دیگر مسجد میں ان چیزوں کے گرنے اور نہ اٹھانے پر گنہگار ہوگا۔

☆ مسجد میں کھانا کھاتے ہوئے انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ سالن، پانی یا روٹی کے ٹکڑے زمین پر گرنا سخت ناجائز ہے۔ اپنا دسترخوان بچھا کر کھانا کھائیں۔

☆ مسجد میں تلاوت کرتے ہوئے عبادت اور ذکر و اذکار میں مشغول دوسرے لوگوں کا خیال رکھیں اور قرآن کریم کے ادب و احترام کا خود خیال رکھیں کہ دوسروں کی پیٹھ پیچھے یا نیچے بیٹھ کر نہ پڑھیں۔

اعتکاف میں جائز اُمور

☆ اعتکاف کے دوران نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، ذکر الہی کرنا اور درود شریف پڑھتے رہنا، علوم دینیہ کا پڑھنا اور پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا اور سننا، تبلیغ و تربیت کرنا بالکل جائز ہے۔ ☆ اعتکاف گاہ میں کھانا، پینا اور سونا بھی جائز ہے۔ ☆ بحالت اعتکاف مسجد میں کپڑے تبدیل کر سکتے ہیں، عطر لگا سکتے ہیں، داڑھی اور سر کے بالوں میں تیل لگا سکتے ہیں مگر صرف ٹھنڈک یا تازگی حاصل کرنے کے لیے نہانا منع ہے سوائے غسل واجب ہو جائے تو جائز ہے۔ ☆ ٹھنڈک یا تازگی حاصل کرنے کے لیے حدود مسجد میں رہتے ہوئے کسی ٹب یا برتن وغیرہ میں بیٹھ کر نہا سکتے ہیں مگر احتیاط ضروری ہے کہ پانی کے چھینٹے مسجد میں نہ گریں۔ ☆ اگر کوئی حکیم، اُستاد، کاریگر یا عالم ہے تو بلا اُجرت بحالت اعتکاف کسی کی مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ ثواب کا کام ہوگا۔ ☆ کپڑے اور برتن وغیرہ مسجد میں دھو سکتے ہیں بشرطیکہ مسجد کی دری یا فرش پر کوئی چھینٹا نہ گرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بڑے برتن یا ٹب وغیرہ میں دھولیں۔ ☆ معتکف کا کوئی ضرورت کی چیز خریدنا یا نکاح کرنا بھی جائز ہے۔ ☆ درمختار میں لکھا ہے کہ اگر معتکف نے نیت کرتے ہوئے تیمارداری یا جنازہ پڑھنے کے لیے جانے کی نیت (دل کے ارادے کے ساتھ ساتھ زبانی اظہار کرتے ہوئے) کی تھی تو اب جاسکتا ہے ورنہ نہیں جاسکتا جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث پاک کے مطابق ان دونوں کاموں کے لیے معتکف نہیں نکل سکتا چنانچہ بہتری اور فائدہ یقیناً احتیاط برتنے میں ہے۔ ☆ اعتکاف کرنے والا دو عذروں کے سبب سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

1- ”حاجت طبعی“

جیسے رفع حاجت، غسل واجب اور وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرنے کے لئے جانا (وضو قائم تھا مگر عادتاً تازہ کرنے کے لیے گئے تو جائز نہیں) ☆ رفع حاجت یا غسل واجب کے لیے اعتکاف گاہ سے صرف بقدر ضرورت باہر نکلنا جائز ہے۔ ☆ اعتکاف گاہ سے قریبی

بیت الخلاء تک جانا جائز ہے تاہم اگر طبیعت قریبی بیت الخلاء میں صفائی نہ ہونے کے سبب گھبراتی ہو تو کسی دوسرے بیت الخلاء تک جانا بھی جائز ہے۔ ☆ قضائے حاجت یا غسل کے لیے گئے تو طہارت کر کے فوراً واپس چلے آئیں۔ ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اگر معتکف کے دو مکان ہوں، ایک اعتکاف گاہ سے قریب اور دوسرا دور ہو تو نزدیک والے مکان میں جائے۔ بلا عذر دور والے مکان میں جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

2- ”حاجت شرعی“

جیسے نماز جمعہ کے لئے جانا جب کہ معتکف کی مسجد میں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو۔ (جمعہ کی نماز کیلئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا چاہیے کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھ سکے۔) نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد چھ رکعت پڑھنے سے زائد ٹھہرنا مکروہ ہے۔ ☆ اگر معتکف نے اذان دینی ہے اور مسجد کے منارے پر جانے کا راستہ مسجد کے باہر سے ہو تو پھر معتکف اذان دینے کے لیے جاسکتا ہے کیونکہ یہ حاجت شرعی ہے۔

درج بالا بیان کردہ عذروں کے سوا بلا وجہ سے مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر ہی نکلے۔ (درمختار) ☆ اگر مسجد گرگئی یا کسی نے زبردستی مسجد سے نکال دیا اور وہ فوراً ہی کسی دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت) ☆ اعتکاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ لوگوں سے بہت زیادہ بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ نفل نمازیں زیادہ پڑھے، تلاوت کرے، علم دین کا درس دے، اولیا و صالحین کے حالات سنے اور دوسروں کو سنائے، کثرت سے درود شریف پڑھے اور ذکر الہی کرے، اکثر با وضو رہے اور دنیا داری کے خیالات سے دل کو پاک و صاف رکھے اور بکثرت رور کر اور گڑ گڑا کر خداوند تعالیٰ سے دعا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

جتنا ہو سکے سادہ سے سادہ غذا اور اشیاء استعمال کریں، اس سے پاکیزگی میں اضافہ ہوگا، دوسرا وضو زیادہ دیر تک قائم رہے گا، تیسرا صحت خراب نہیں ہوگی۔

مکروہاتِ اعتکاف

☆ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا، مثلاً ذکر و نعت، قرآن مجید کی تلاوت اور تبلیغ و تربیت سے بھی اپنے آپ کو روک لینے کو عبادت اور کارِ ثواب سمجھنا مکروہ ہے جبکہ لغویات و غیر شرعی گفتگو سے اپنے آپ کو بچانا اور خاموش رہنا عبادت ہے۔ ☆ مسجد کے آداب کا خیال نہ رکھتے ہوئے کی جانے والی خرید و فروخت مکروہ ہے۔ ☆ اعتکاف کے دوران لین دین جائز ہے بشرطیکہ مسجد میں مال لا کر منڈی نہ بنالیں۔ ☆ لغویات اور غیر شرعی گفتگو اور لڑائی جھگڑا مکروہ ہے۔ ☆ معتکف اگر بہ نیت عبادت بالکل چپ رہے کہ چپ رہنے کو ثواب سمجھے تو یہ مکروہ تحریمی اور اگر چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھ کر نہ بھی چپ رہے تو حرج نہیں اور بری باتوں سے چپ رہا تو چپ رہنا مکروہ نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجے کی بات ہے کیونکہ بری باتوں سے زبان کو روکے رہنا بہر حال واجب ہے اور جس بات میں ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح باتیں تو یہ بھی بلا ضرورت معتکف کو مکروہ ہیں، کیونکہ بلا ضرورت مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (در مختار) ☆ اگر معتکف نے حالتِ اعتکاف میں کوئی گناہ کر لیا جیسے بدگمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، فحش کلامی، طنز و مذاق کرنا، گانے باجے سننا، گالی گلوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، داڑھی منڈانا یا سگریٹ وغیرہ پینا اور کوئی نشہ آور چیز کھانا وغیرہ تو اعتکاف فاسد نہیں ہوا۔ تاہم یہ سب چیزیں عام حالات میں سخت گناہ والی ہیں تو پھر اعتکاف میں ان کا گناہ اور زیادہ ہوگا۔

مفسداتِ اعتکاف (اعتکاف ٹوٹنے کی وجوہات)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”معتکف کے لیے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شامل ہو، نہ کسی عورت کو چھوئے، نہ اُس کے ساتھ ملاپ کرے اور نہ ہی ناگزیر ضروریات کے سوا کسی بھی ضرورت کے لیے باہر نکلے۔“ ☆ چونکہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے لہذا روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف

ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ روزہ کسی غلطی سے ٹوٹا ہو یا مجبوری سے۔ ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے فاسد ہونے کا باعث بن گیا جیسے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے یا غروب آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہو گئی یا سائرن شروع ہو گیا اور روزہ افطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہو گئے تھے۔ بہر حال روزہ ٹوٹ گیا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں اتر گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔ ☆ اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھاپی لیا تو اس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اعتکاف۔ ☆ معتکف رفع حاجت یا غسل واجب کے لیے اعتکاف گاہ سے باہر گیا اور قرض خواہ نے روک لیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ☆ معتکف اگر بے ہوش یا مجنون (پاگل) ہو گیا اور یہ بے ہوشی یا مجنون طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف جاتا رہا اور قضا واجب ہے اگرچہ کئی سال کے بعد صحت مند ہو۔ ☆ اگر معتکف کے لیے کوئی کھانا لانے والا نہیں ہے تو پھر کھانا لانے کے لیے باہر نکلنا جائز ہے لیکن کھانا واپس مسجد میں آ کر ہی کھانا ہوگا۔ ☆ کسی سے ملاقات کرنے، بات چیت کرنے یا مسجد سے کچھ چڑا کر بھاگنے والے کو پکڑنے کے لیے باہر نکلے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ☆ اگر کسی بیماری یا مرض کے علاج کے لیے مسجد سے باہر نکل گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ☆ وضو خانے والی جگہ پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں کرنا، مسلسل مسواک کرتے رہنا، صابن سے منہ ہاتھ دھونا، بالوں میں کنگھا کرنا وغیرہ اُس صورت میں بالکل ناجائز ہے جب یہ حدود مسجد سے جدا ہوں اور مسجد کی ملکیت میں شامل ہونے کے باوجود بعض کے نزدیک اعتکاف فاسد کرنے کی ایک وجہ ہے لہذا ان تمام باتوں سے احتیاط کرنی چاہیے۔ ☆ طہارت خانے میں بیٹھ کر رفع حاجت کے بعد سگریٹ پیتے رہے یا پان کھاتے رہے تو حدود مسجد سے جدا ہونے کی صورت میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا جبکہ مسجد کی جگہ میں شامل ہونے کے باوجود بعض کے نزدیک اعتکاف فاسد ہو جائے گا ورنہ مکروہ

تو بہر حال ہے۔ ☆ وضو، غسل واجب یا قضائے حاجت کے لیے معتکف باہر جائے تو کہیں رُکے بغیر واپس حدودِ مسجد میں آجائے۔ اگر راستے میں کوئی سلام کرے، سوال کرے یا کوئی مریض مل جائے جس کی عیادت کرنی ہو تو رُکنا سخت منع ہے۔ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ تاہم رُکے بغیر جواب دینا یا عیادت کرنا اعتکاف فاسد نہیں کرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف کی حالت میں کسی مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے ہٹے بغیر گذرتے ہوئے اُس کا حال معلوم فرما لیتے۔ (ابوداؤد)

☆ اعتکاف کرنے والوں کے لئے بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے۔ اگر نکلے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے قصداً نکلے یا بھول کر۔ اس طرح عورت نے جس گھر میں اعتکاف کیا ہے اس کا اس گھر سے نکلنا حرام ہے۔ اگر عورت اس مکان سے باہر نکل گئی تو خواہ قصداً نکلے یا بھول کر، اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار،) ☆ حاجتِ طبعی یا حاجتِ شرعی کے بغیر (جو پیچھے بیان کی گئی ہیں) مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ ☆ کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ دیر (خواہ ایک لمحہ) ٹھہرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

حدودِ مسجد سے کیا مراد ہے؟

☆ بعض فقہاء کے نزدیک مسجد سے مراد خاص وہ حصہ زمین ہے جو نماز کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ باقی جو حصہ اس سے خارج ہو وہ درحقیقت مسجد کے حکم میں نہیں خواہ ضروریاتِ مسجد ہی کے لیے وقف ہو۔ جیسے امام کا حجرہ، مسجد سے ملحق مدرسہ، جنازہ گاہ، وضو خانہ، غسل و استنجا خانہ وغیرہ۔ یہ تمام جگہیں مقامِ مسجد سے خارج ہیں۔ یہ فتویٰ احتیاط سے قریب تر ہے۔

☆ بعض فقہاء کے نزدیک ضروریاتِ مسجد کے لیے وقف جگہیں بھی مسجد کے حکم میں ہیں مثلاً وضو کرنے کی جگہ، استنجا کرنے کی جگہ، جوتے اتارنے کی جگہ، ملحق مدرسہ کی جگہ وغیرہ ☆ تاہم احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ان مقامات پر جانے سے گریز کیا جائے کیونکہ زمانہ نبوی ﷺ میں وضو اور قضائے حاجت کی جگہیں مسجد کی جگہ میں شامل و شمار نہ تھیں تاہم

وقت کے ساتھ ساتھ وضو اور قضائے حاجات کی جگہیں بھی مسجد کی جگہ میں شامل ہو گئیں۔

[اگرچہ ضروریات مسجد میں داخل مقامات کو بعض فقہاء نے حدود مسجد میں شمار کیا ہے مگر وضو پر وضو یا ٹھنڈک اور تازگی حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا پھر بھی ممنوع ہے!!! چنانچہ حق بات یہی ہے کہ نفس مسجد میں داخل مقامات یعنی جو مقامات سجدہ مقرر کیے گئے ہیں کو حدود شرعی متصور کیا جائے اور بلا ضرورت باہر جانے سے گریز کیا جائے تاکہ شک و شبہ سے ذہن و دل پاک رہے۔] ☆ اگر مسجد کی چھت پر جانے کا راستہ باہر سے ہے تو معتکف مسجد کی چھت پر نہیں جاسکتا لیکن اگر مسجد کی چھت پر جانے کے لیے راستہ مسجد کے اندر ہی سے ہے تو مسجد کی چھت پر جانا بھی جائز ہے۔ اسی طرح محراب جس طرح بعض اوقات باہر ہوتا ہے لہذا وہاں بھی نہ جائے اور اگر محراب کی جگہ مسجد کی ملکیت میں شمار ہو تو وہاں جانا بھی جائز ہے۔ ☆ مسجد کی حدود سے باہر نکلنا یہ ہے کہ دونوں پاؤں مسجد سے باہر نکل جائیں، فقط سر یا ہاتھ وغیرہ باہر نکلنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں

درج ذیل صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہو جائے گا مگر اعتکاف کی قضاء بھی لازم ہوگی۔ ☆ اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر نہیں ہو سکتا تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ ☆ اگر کوئی عزیز، محرم یا زوجہ کا انتقال ہو جائے تو نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے اعتکاف توڑ سکتے ہیں مگر قضاء کرنا واجب ہو جائے گا۔ (دُر مختار میں ہے کہ اگر اعتکاف کی نیت کرتے ہوئے جنازے میں شرکت کی نیت کر لی تھی تو اب شرکت کرنا جائز ہوگا) ☆ کوئی نقصان ہو رہا ہو، کسی کو مدد کی اشد ضرورت ہو، کہیں آگ لگ گئی ہو، کوئی ڈوب رہا ہو یا آپکی گواہی کی ضرورت پڑ جائے جس سے کسی حقدار کو اس کا حق مل رہا ہو تو اعتکاف توڑ کر مدد کریں۔ ☆ فرض جہاد کے لیے اعلان ہو جائے تو اعتکاف ختم کرنا جائز ہو جائے گا۔ ☆ اگر کوئی جنازہ آ جائے اور کوئی دوسرا جنازہ پڑھنے والا نہ ہو تو اعتکاف ختم کر

سکتے ہیں۔ ☆ اگر کوئی شخص معتکف کو زبردستی باہر نکال دے یا معتکف کی گرفتاری کا حکم آ جائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے جبکہ فوراً کسی دوسری مسجد میں جانا ممکن نہ ہو۔

اعتکاف کی قضاء

اعتکاف واجب کی قضاء واجب ہے۔ نفل کی قضاء واجب نہیں۔ اس لیے کہ وہ مسجد سے نکلنے پر ٹوٹتا نہیں بلکہ ختم ہو جاتا ہے۔ منت ماننے پر کیا جانے والا اعتکاف اگر ٹوٹ جائے، خواہ نذر معین ہو یا غیر معین تو سب ایام کی قضاء واجب ہے۔ نئے سرے سے اتنے دن پورے کرے کیونکہ ان میں تسلسل رکھنا لازم ہے اور عشرہ اخیرہ رمضان کا مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے تو صرف اُس ایک دن کی قضاء واجب ہے جس میں اعتکاف ٹوٹا۔ اعتکاف ٹوٹنے کے بعد یہ اعتکاف نفل ہو گیا لہذا اب ایک دن کی قضاء چاہے تو رمضان ہی میں کر لے یا رمضان کے بعد۔ ☆ اعتکاف کی قضاء لازم ہے کہ روزہ کے ساتھ کرے۔ قضاء کے لیے کسی بھی دن (ماسوائے عید الفطر اور ذوالحجہ کی دسویں تا تیرہویں تاریخ کہ ان میں روزہ رکھنا حرام ہے) قبل از اذان مغرب معتکف ہو جائے اور اگلے دن روزہ رکھے، پھر روزہ افطار کرنے کے بعد اعتکاف ختم کر دے۔

☆ اعتکاف کی قضا صرف قصداً اعتکاف توڑنے ہی سے نہیں ہوتی بلکہ اگر عذر کی وجہ سے بھی اعتکاف چھوڑ دیا مثلاً بیمار ہو گیا یا بلا اختیار چھوٹا جیسے عورت کو حیض یا نفاس آیا، جنون یا بے ہوشی طاری ہوئی یا روزہ ٹوٹ گیا تو ان صورتوں میں بھی قضا واجب ہے۔

اعتکاف کا فدیہ

اگر کسی وجہ سے اعتکاف قضاء کرنے کی مہلت نہ ملے یا مرض، بیماری، بڑھاپے کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکتا ہو اور موت کا وقت آن پہنچے یا کسی فوت شدہ کے عزیز و اقارب کو معلوم ہو کہ مرحوم کے ذمہ اعتکاف کی قضاء تھی تو واجب ہے کہ اُس کی طرف سے اعتکاف کا فدیہ ادا

کریں۔ اعتکاف کا فدیہ کسی مستحق زکوٰۃ کو صدقہ فطر کی مقدار کے برابر (یعنی سوا دو کلو) گہیوں یا اُس کی قیمت ادا کر دیں۔

ضروری نوٹ

ضروری بات یہ ہے کہ اعتکاف ہو یا کوئی بھی عبادت اس میں صرف رضائے الہی کی نیت رکھے۔ دکھاوا، نیک نامی اور شہرت کو ہرگز ہرگز دخل نہ دے ورنہ ہر عبادت بے نور و بے رونق بلکہ ضائع و غارت ہو جائے گی اور ثواب کی جگہ گناہ نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

☆ اعتکاف کے نو یا دس دن اللہ کریم جلشانہ کے لیے گزارنے کے بعد چاند نظر

آتے ہی بے صبری و بے قراری کا مظاہرہ کیوں؟ عید الفطر کی خوشی کا احساس ہونے کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کی جدائی کا دکھ بھی محسوس ہونا چاہیے! سکون اور وقار کے ساتھ رہیں! اپنے دل کی طرف نگاہ رکھیں کہیں بے جا خوشی سے لبریز ہو کر اس احساس کو جگہ تو نہیں دے رہا کہ اتنے دن مشقت میں گزرے اور اب جان چھوٹ گئی؟ افسردہ دلی کے ساتھ مسجد سے باہر نکلیں، اعتکاف کی تکمیل اور عبادت و ریاضت میں گزرے لمحات یاد کر کے خوشی محسوس کریں۔ دیگر معتکف حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دانستہ نادانستہ غلطی کی معافی بھی طلب کریں۔ اللہ کریم جلشانہ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ خوب روئیں اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونا جیسی صورت بنالیں اور دعا کر کے اپنی تمنائیں، آرزوئیں بر لائیں۔ لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے رب کو بھی منائیں۔

☆ ہو سکے تو عید الفطر کی رات اُسی مسجد میں گزاریں، ہزرگان دین کا یہی طریقہ تھا

ورنہ کم از کم عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کریں۔

اعتکاف کے بعد سال بھر نماز باجماعت ادا کرنے کی پابندی کرنی چاہیے اور چاہیے کہ غیر شرعی حرکات سے اپنے آپ کو دور رکھے تاکہ تربیت کا رنگ نکھر کر اُجلا ہو جائے۔ مساجد کو مخصوص ایام تک محدود کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ آباد کرنا چاہیے۔

شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیبیہ حضرت کرمان لا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے
بخش دے ساری خطائیں اے مرے مولا کریم
دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر
کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا
میرادل معمور کر صدق و یقین کے نور سے
فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور
ابوالحسن خرقانی، شیخ بوعلی صاحب کمال
عبدالحق غجدوانی عارف و محمود نیز
خواجه بابا سماسی حضرت سید امیر
شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا
خواجه احرار دانائے رموز معرفت
شیخ درویش محمد اور خواجگی ملنگی
شیخ سرہندی مجدد الف ثانی خضر راہ
حضرت قیوم ثانی خواجه معصوم و سعید
خواجه حنفی، شیخ زکی اور محمد نیز
حضرت خواجه محمد قاضی احمد، شاہ حسین
حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی
یا الہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا
قطب عالم شیخ کامل چارہ بے چارگاں
کر عطا سب کو الہی دو جہاں کی نعمتیں
پیر سید محمد علی، خواجه سید عثمان علی
محبت رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے
کر کرم کر واکرم دونوں جہاں میں رکھ شرم

رحم کر ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے
شیخ کامل بایزید با خدا کے واسطے
خواجه یوسف شہ جود و سخا کے واسطے
شیخ علی رامیتی شاہ ہدی کے واسطے
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے
حضرت یعقوب چرنی با صفا کے واسطے
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے
باقی باللہ عارف راہ ہدی کے واسطے
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے
خواجه زمان سلطان الاولیاء کے واسطے
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے
شیر حق شیر محمد با صفا کے واسطے
حضرت اسماعیل شاہ غوث الوری کے واسطے
شاہ کرمان والے اتقیاء کے واسطے
وارثان بحر کرم، اولیاء کے واسطے
میر طیب علی راہنما کے واسطے
کر کرم اے کرمان والے تو خدا کے واسطے

Monthly "Mujalla Hazrat Karmanwala"



نظر کرم حضرت کرمان والے سرکار

حضرت کرمان والا فلنگ اسٹیشن

AL KARAM
Bricks

ہمارے ہاں ہر قسم کی اینٹ اور ٹائیل وغیرہ دستیاب ہے

Builders

Real Estate

We Deal In All Kinds Of Properties

0345-4003563

0321-4003563

0300-4003563

محتاج کرم محمود اکبر گل

Monthly "MUJALLA HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL- 144
Ramzan ul Mubarak 1443 Hijri, April 2022

10 محرم شہدائے
سالانہ کربلا محرم

27 عرس مبارک
28 سالانہ
فروری

14 محفل میلاد
15 سالانہ
ربیع الاول

پیر سید محمد میراں بخاری آستانہ عالیہ کربلا حضرت مشرف اذکار
پیر سید مصصام علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کربلا عارف
پیر سید شہر یار بخاری



/Hazratkarmanwala
/Babjee.karmanwala

YouTube/karmanwala

www.karmanwala.com



حضرت کرمانوالہ گڈز
کمپیوٹر انسپورٹ کمپنی

0300-8102963
0336-8102963

0300-7058900
0302-7058563

پراچہ کاشا بہاولنگر روڈ منجن آباد

سرپرست اعلیٰ:
سید مصصام
علی شاہ بخاری
نظیر کریم:
پیر سید میر طیب
علی شاہ بخاری

کرمان والا گارمنٹس فیکٹری



گارمنٹس مینوفیکچر
اینڈ ایکسپورٹرز

پروپرائیٹر: محمد جمیل آرائیں

پلاٹ نمبر 82, 83 سیکٹر 1-C-31 KDA کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

021-35158786

0302-2021791
0310-1321791